ایجہان منتظر خوش باش کا مد ولستان | رجسٹرڈ ... آں مسیح در آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۹ — سلسلۃ القدیم جلد ۵ — سلسلہ الجدید جلد ۲ — نمبر ۱۹

۱۵۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ ... مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

آؤ عیسائیو ادہر آؤ۔ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ۔

شہر دہلی میں ایک نابینا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب سے ... تحریری مباحثہ کرکے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کرکے اپنی تسلیم کو ... ورکرنے کی اب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے۔ حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم آمین
اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم۔ آمین۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ وافضل انبیائہ وسلالۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمومنون المقربون۔

امّا بعد

۴۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح حافظ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے الہام اور ایما کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کر چکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کئے ہیں اس مباہلہ کو تا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہرحال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری ... درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے۔ غور سے پڑھا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ تو شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لئے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کر چکا ہوں۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کر چکا ہوں۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۳۴ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے۔ جس نے اس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں کہ جب لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ۔ واقفیت رسوخ و اثر کی وجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ جو

کرسنتہ قیم محمد حسین ...

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ بھی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیجا دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہوگا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کیا جا دے گا۔ مگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہوگی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

بدر مسیح

۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَام

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولا واٹن کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بندکی ہوئی ہے۔ اور اس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا وے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں۔ پھر الہام ہوا

"اللّٰہ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا ہم نیچے نہیں کئے جاویں گے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیش گوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر برف نازل کریگا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہو گئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پالیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔

واللہ اعلم بالصواب

پھر ۶ مئی سنہ ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُغْرَقُوْنَ۔

وعدا علینا حق۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات مت کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں اس قدر دین کے پہلو سے لاپروا ہیں میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو ٹلیگا نہیں۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر۔ ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

۷۰ + ۷۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من ... المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ایجہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ل ۰۳ | آں مسیح در آخر مہدیٔ آخرزمان

سلسلۃ القدیم جلد ۵ | نمبر ۱۹ | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیۃ ... مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۹ | سلسلۃ الجدید جلد ۲

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی ... در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ ۔۔۔ صہ

معاونین درجہ اول جن کو ۵۰ روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ۲۵ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ للعہ

معاونین درجہ سوم سے رعام قیمت پیشگی ۳ ۱۲

عام قیمت بعد سے ... پرچہ ... جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب مالعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ... ٹکٹ آنا چاہیے خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔ مینجر

نوکل ... عا ... افریقیہ ... صہ

اطلاع

اخبار بدر کیساتھ کوئی خط وکتابت یا ترسیل زر حضرت مسیح موعودؑ کے نام نہیں ہونی چاہیے

آؤ عیسائیو ادہر آؤ ۔ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ۔

شہر دہلی میں ایک نابینا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب ... تحریری مباحثہ کرکے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کرکے ... اب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم آمین اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم ۔ آمین۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ وافضل انبیائہ وصلالۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون۔

اما بعد

۷ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا۔ جو احمد مسیح نابینا ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے الہام اور ایما کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کرچکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کرکے ہی اس مباہلہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہرحال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری ... درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے۔ غور سے پڑھا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لئے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کرچکا ہوں۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کرچکا ہوں۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۴۳ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے جس نے اس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کرسکتا ہوں کہ جب لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ۔ واقفیت رسوخ و اثر کی وجہ سے زیادہ تر اس قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ جو

کرشنا ائیم محمد حسین ...

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ ہی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیج دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہوگا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جاوے گا مگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہوگی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء

بدر مسیح

۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَام

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولا دین کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے۔ اور اس پر سیال لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا وے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں۔ پھر الہام ہوا

"اللہ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جاوینگے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہوتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیش گوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر برف نازل کرے گا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آ جاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہو گئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کُلّی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ تشکک و شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور تشکک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔

(واللہ اعلم بالصواب)

پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّہُمْ مُغْرَقُوْنَ۔ دعا۔ علیمنا حق۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات مت کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں غرق ہیں اور دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ہموم و غموم میں غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو ٹلیگا نہیں۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی ۱۹۰۶ء۔ الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

شو ✱ شو

ایک مفید سبق

میرے ایک بھائی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت مبارک میں تحریر کرتے ہیں کہ جب میں نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے ارتداد کی خبر سنی۔ تو میں حواس باختہ سا ہو گیا اور حیران رہ گیا کہ یا الٰہی یہ کیسا معاملہ ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ میں پریشان ہی تھا اور اسی سوچ بچار میں تھا کہ مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جگہ سے تحریر مل گئی۔ جس کے پڑھنے سے تسکین ہوئی۔ اور یقین ہوا کہ آپ کے کلمات طیبات کا پورا ہونا ضروری تھا بلکہ وہ کلمات پورا ہونے پر آپ کے مصدق ہیں۔ مولوی فضل دین صاحب نے جو کچھ لکھا ہے درست ہے فی الواقعہ ایسے امور بعض کو تردد میں ڈالتے ہیں۔ لیکن خدا اپنے فضل و کرم سے ہر ایک صاف دل کے لئے نجات کی اور تسکین کی راہ نکال دیتا ہے۔ جیسا کہ ان کی خدا نے رہنمائی فرمائی۔ میں نے وہ مقام اس کتاب سے نکال کر دیکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کس طرح اپنے برگزیدوں کی باتیں پوری کر کے عقلمندوں کے ایمان کی زیادتی کا باعث قرار دیتا ہے اور دنیا میں ایسے نشان قائم کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور جس طرح سنار اس سونے کو جو کھرا اور کھوٹا باہم ملا ہوا ہو کٹھالی میں ڈال کر کھرے کو کھوٹے سے بالکل الگ کر دیتا ہے۔ ایسے ہی خداوند کریم ہر ایک مامور کے وقت میں حق اور باطل میں فرق کر دکھاتا ہے اور اسے بالکل علیحدہ کر دیتا ہے۔ تا لوگوں میں حق اور باطل کی راہ نمایاں کر کے دکھاوے اور مامور کا زمانہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک عظیم الشان اس وقت تہلکہ مچ جاتا ہے۔ جس کا باعث بھی یہی ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ والوں اور دشمنوں میں فرق ہو اور خدا نہیں چاہتا کہ کھرے اور کھوٹے آپس میں ملے جلے رہیں ایسا ہی یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کے رفیقوں اور دشمنوں کو الگ کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ آپس میں ملے جلے رہیں اور جن کے دل میں گند ہے اور بظاہر وہ اس کے رفیق ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ان کی اس خراب حالت کا لوگوں پر اظہار کر کے ان کو اس برگزیدہ سے کاٹ دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی صفت ہے۔ کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون

پس جس شخص کے دل میں کوئی نقص ہو۔ وہ خدا کی اس صفت پر ایمان لا کر اپنی اصلاح کی فکر کرے ورنہ وہ نقص آہستہ آہستہ بڑھ کر جب درخت بن جاتا ہے اور جڑ سے کاٹا نہیں جاتا۔ تو پھر خدا کی اس صفت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور تمام دنیا اس کے اس گند سے خبردار ہو جاتی ہے اور ایسا شخص خدا کے برگزیدہ کا ساتھ دینے کے قابل نہیں رہتا۔ آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کا غضب جوش مارتا اور ایسا شخص دنیا سے [illegible] کر دیا جاتا ہے۔ ذیل میں وہ خط دوستوں کے فائدہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ محمد نصیب احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے محسن و حکیم امت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۰۶ء میں ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۱۱ و ۱۲ پڑھ رہا تھا۔ کہ تذکرۃ الشہادتین کے آخری حصہ میں حضرت امام کی ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے سرخی کے نیچے اگلے صفحہ میں جو صفحہ ۴۶۴ ریویو جلد ۲ ہے یہ فقرے پڑھتا ہوں۔

”مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے چہرۂ باطن پر کوئی داغ جزام ہے...... میں بہت خوش ہوں گا۔ اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں...... وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیوں کہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔“

یہ فقرے جن پر میں نے لکیر کھینچی ہے پڑھنے سے میرا خیال عبدالحکیم کی طرف منتقل ہو گیا اور کارڈ نہ لکھنے اور ملاقات نہ کرنے سے اور بھی زیادہ یقین ہوا کہ عبدالحکیم اس گروہ میں ضرور شامل ہے۔ اس کے بعد پھر مکرر میں نے اس صفحہ کو پڑھنا شروع کیا۔ تو اس میں یہ فقرہ ”اور اگر دلوں میں غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آ جاوے۔ تو تحصیب اور [illegible] ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہوتی رہتی ہے“ اور اس کی چند سطر بعد یہ لکھا ہے ”[illegible] کے اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ میں داخل تو ہیں [illegible] کہ ان کو [illegible] علم نصیب ہوتی ہے۔ ان کے [illegible] گند سے صاف نہیں ہیں۔ امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخر کار وہ گند سے صاف ہو جائیں گے اور یا خدا تعالیٰ ان کو اس سلسلہ پاک سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مریں گے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا [illegible]“

اب میرا مطلب یہ ہے کہ جماعت میں سے اس پیشین گوئی کے مطابق خطرناک پہلو شروع ہوا ہے۔ عبدالحکیم اور چراغ دین اس کا مصداق اول قرار پائے ہیں گو اس وقت تک علی الاعلان ان دو آدمیوں کا پتہ لگا ہے۔ مگر حضرت امام کے الفاظ ثابت ہی خوفناک ہیں اور ان سے پایا جاتا ہے کہ علم الٰہی میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ گو ابھی تک وہ لوگ ہمارے علم میں نہیں ہیں۔

والسلام

[illegible]

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ عنایت مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔

۱۔ جن اصحاب کے بچے بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں ان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ خرچ ماہوار پیشگی ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ارسال فرما دیا کریں۔ ماہوار رپورٹ کا انتظار نہ کیا کریں۔ کیوں کہ رپورٹ بعد حساب اور تعطیل کے دن دیکھ کر لکھی جاتی ہے روپیہ نہ ہونے سے ادھار لینا پڑتا ہے۔ جس میں نقصان اور تکلیف ہوتی ہے۔ حساب کی کمی بیشی بعد میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۲۔ امتحان سالانہ امسال بجائے فروری کے نومبر میں ہوگا۔ اس لئے جن اصحاب کو اپنے بچے تعلیم الاسلام میں بھیجنے منظور ہوں وہ فوراً بھیجدیں ورنہ تعلیم کا حرج ہوگا۔

۳۔ ایک انگریزی مڈل پاس احمدی کی ضرورت ہے۔ جسے فرسٹ مڈل کے ایک لڑکے کو ننگل وال میں رہکر پڑھانا پڑے گا۔ تنخواہ آٹھ روپیہ خوراک، شائقین لکھیں گی۔

۴۔ ایک متقی اور ایک بھنگی کی تعلیم الاسلام بورڈنگ ہوس کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ متقی کی [illegible] روپیہ اور خوراک تنخواہ بھنگی چار روپیہ اور خوراک۔

درخواستیں بنام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس آنی چاہئیں۔

عبدالرحیم سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

اپنے پیارے محسن خدا کے پیارے کلام کے عاشقوں اور احکم الحاکمین ذوالجلال کے واجب التعمیل پروانے فرقان حمید کے قدر دانوں کے لئے عظیم الشان

بشارت

مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف سے تعلیم الاسلام نام ایک ماہوار رسالہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ تعالیٰ جاری ہو کر ہر ایک ماہ کی آخری تاریخ کو شائع ہوا کرے گا جس میں رئیس المفسرین حضرت مولانا مولوی نورالدین کا درس معہ مفید مضامین و حالات مدرسہ و مشاہیر اسلام درج ہوگا۔ جس کے ایڈیٹر جناب مولوی محمد سرور شاہ صاحب مدرس عربی و دینیات تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ہوں گے۔ قیمت عیر (ڈیڑھ روپیہ)

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر رسالہ تعلیم الاسلام قادیان ہونی چاہیئے۔ چوں کہ یہ ساری قرآن شریف کی تفسیر ہوگی اور اسی وجہ سے درس کے صفحوں کا نمبر بھی جدا رکھا ہے۔ لہٰذا اس کی خریداری ابتدا سے شروع کرنی بہت ضروری ہے۔

المشتہر

شیر علی۔ بی۔ اے

ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

ایک سربستہ راز کھلتا ہے

عداوت اور بے جا مخالفت ایک تاریک غبار ہے۔ جو دل و دماغ کو مکدر کرکے انسان کو صحیح نتائج پر پہنچنے سے روکدیتا ہے۔ میں اس آئین اور دستور سے ناواقف نہیں۔ جو ہمیشہ سے خداتعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور راستبازوں کے مقابل ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ہر قسم کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ جہاں ایک طرف ان کی ایذا رسانی کی تجویزیں کی جاتی ہیں۔ وہاں دوسری طرف مختلف طریقوں سے لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روکا جاتا۔ اور ان کی مجلسوں سے بدظن کیا جاتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ انبیاء و رسل کی تاریخ پڑھو اور ان کے مخالفین کے واقعات پر نظر کرو۔ لیکن آخر حق حق ہو کر رہتا ہے اور وہ شریر مخالف اپنی زبان سے خواہ حالی ہو یا قالی کہہ اٹھتے ہیں۔

انا کنا لخاطئین

اس زمانہ میں بھی جب خداتعالیٰ نے وعدہ کے موافق اپنے مامور کو بھیجا۔ تو اسی سنت قدیم کے موافق اس کی مخالفت کے لئے بھی تدابیر کی گئیں۔ مگر وہ خداتعالیٰ کے وعدہ کے موافق کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ ہر میدان میں مظفر و منصور ہوا۔ اور مخالفین اپنے منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ میں اس وقت ان مکائد کی تصریح نہ کروں گا۔ جو اس کی مخالفت میں بداندیش مخالفوں نے استعمال کئے۔ صرف ایک خاص امر کا تذکرہ کرنا میرا مقصود ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سال گذشتہ میں میں نے ایک اخبار اہل حدیث نام میں ایک مضمون اس عنوان سے پڑھا "میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا"۔

اس میں ایک مولوی عبداللہ نام نے اپنے قیام قادیان کے کچھ حالات لکھے ہیں۔ مجھے خیال تھا کہ ایڈیٹر صاحب الحکم اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔ لیکن انہوں نے سکوت اختیار کیا۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ مضمون مسکت اور واقعات غیر معمولی تھے۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ ایسی لایعنی تحریروں پر نوٹس لینا تضیع اوقات ہے۔ مجھے ایڈیٹر اہل حدیث پر بھی افسوس ہے کہ باوجودیکہ اسماء الرجال پڑھے ہوئے ہونے کے مدعی ہیں اور اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے ان کی تنقیدی قوت بدرجہا بڑھ جانی چاہیئے تھی۔ مگر انہوں نے لا لحب علی بل لبغض معاویہ پر عمل کرکے اس سلسلہ مضمون پر کسی قسم کا غور کئے بدوں چھاپ دیا۔ چنانچہ اگر ضرورت پڑی تو میں ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو اس مضمون کے متعلق لکھ کر بتادوں گا۔ کہ وہ کہاں تک قابل توجہ ہے۔ لیکن بہرحال میں نے خاموشی کے ساتھ اس مضمون کو چھپنے دیا اور پڑھتا رہا۔ اب جبکہ مضمون مذکور ختم ہو چکا۔ تو ضروری ہوا کہ مضمون نویس صاحب کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا جاوے اور ناظرین حیران رہ جائیں گے۔ جب یہ تما پبلک میں کھلے گا۔ اگر اہل حدیث کے ایڈیٹر میں کچھ بھی دیانت و خدا ترسی ہے تو اسے چاہیئے۔ کہ اس راز سربستہ کے انکشاف سے اپنے ناظرین کو بھی محظوظ کریں۔ مگر میرا خیال ہے۔ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عداوت اور بے جا مخالفت نے ان کے دل و دماغ کو پراگندہ کر چھوڑا ہے۔ وہ کبھی یہ جرأت نہ کریں گے۔ راقم مضمون مذکور نے بڑے شد و مد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کی۔ اور اہل حدیث میں اس مخالفت کے غبار کو شائع کیا۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ جن ایام کے واقعات اس نے اہل حدیث میں شائع کئے ہیں۔ انہیں ایام میں مضمون نویس نے ایک خط رو ڈیرہ غازیخاں کے ایک احمدی دوست کو لکھا ہے۔ یہ کارڈ ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈاکخانہ قادیان میں پوسٹ ہوا ہے اور ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈیرہ غازیخاں میں تقسیم ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ جواباً سچ سچ گذارش ہے۔ کہ باقتضائے بشریت۔ و عدم موجودگی کسی ایسی دلیل کے جو معاذ اللہ مرزا صاحب کی افترا پردازی پر دال ہو بوجوہات کی جو میں یہاں قلمبند کرنے سے معذور ہوں۔ میں مرزا صاحب کی راستبازی کی تصدیق کرتا ہوں۔ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ الہامی مضمون کی نسبت وہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا۔ میرے نزدیک اس میں ان کی ہرگز خلاف بیانی نہیں ہوا کرتی بلکہ سچ سچ کہتے ہیں۔ میں انہیں ان حالات سے جو اب تک مجھے حاصل ہوئے اور نیز ان کے چلن سے انہیں اشرف جانتا ہوں اور اس وقت تک کی دیکھ بھال و گفت و شنید سے بھی میرا خیال ہے کہ ان کی بیعت میں شامل ہونا شاید حسرت کا موجب ہوگا مرزا صاحب ع کا معاملہ میرے نزدیک ایسا نہیں کہ اسے خفیف سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ چونکہ احادیث و قرآن کو وہ بھی بدل و جان مانتے ہیں اور عام دنیا کی طرح قرآن کی بعض آیات یا بعض صریح احادیث کے ظاہر اور متبادر معنے سے تاویل کرنا مجھ پر شاق ہوتا ہے۔ لہذا جب تک میں ان احادیث و آیات کو کسی مستند احمدی یا خود مرزا صاحب ع سے فیصلہ نہ کرلوں۔ آخری مذہب اس بارہ میں نہیں رکھ سکتا۔ ابھی لُد میں واپس آیا ہوں اور یقیناً یہاں رہوں گا۔ گو پہلے چلا جانا ہی مناسب معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایف۔ اے کا امتحان نہیں دیا تھا بوجہ پوری تیاری نہ ہوسکنے کے۔ میری کرسی اور لیمپ وہاں مولوی ... کے پاس ہیں تاکہ خراب نہ ہو جاویں۔ میں انہیں بیچنا چاہتا ہوں لہذا آپکا ارادہ ہو تو دے لیں۔ دو دو روپیہ ان کی اصلی قیمت ہے۔ اور ہر دو نئی ہیں کپڑے سے پونچھ لینے سے چمک سکتی ہے۔ جو قیمت مناسب خیال کریں۔ مجھے عذر نہ ہوگا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ یا جس قدر آپ کہیں۔ مجھے منظور ہے۔ اگر نہ لیں تو مولوی صاحب موصوف وہ بیچکر قیمت آپکے حوالہ کر دیگا۔ جو بچے گا۔ میں خود فوراً فوراً خدمت کرونگا۔ ذرا تسلی کریں۔ مولوی صاحب کو میں نے لکھ دیا ہے۔

راقم۔ عبداللہ۔ از قادیان

اب یہ خط ناظرین کے سامنے ہے وہ اس پر غور کریں۔ اور بتائیں کہ یہ شخص اپنے قیام قادیان میں اپنی تحقیقات اور تفتیش کا نتیجہ کیا پیش کرتا ہے۔ اس خط کے لکھنے میں اس کو کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پھر یہاں سے جانے کے بعد جس کے وجوہات میں پھر ضرور بتلاؤں گا۔ اس نے جو کچھ اہل حدیث میں لکھا ہے اس کی کیا وقعت رہ سکتی ہے؟۔ اب دو باتوں میں سے ایک ضرور غلط ہے۔ یا تو اس نے اہل حدیث میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل بے ہودہ اور لغو ہے۔ اور یا اس خط میں جو کچھ لکھا ہے محض نفاق سے لکھا ہے۔ وہ خود اپنے لئے جو نام تجویز کرے۔ اس کا اختیار ہے۔ اہل حدیث میرے اس مضمون کو چھاپ دے اور اس سے اس کا جواب طلب کرے۔ کہ اب وہ کیا کہتا ہے۔ میں اس کے مضامین پر بھی ایک آرٹیکل لکھوں گا۔ اگر توفیق ملی۔ اور اہل حدیث نے بذریعہ اخبار وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلہ مضامین کو اہل حدیث میں چھاپ دیگا۔ یہ ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اور ان کی کرتوتیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اگر اس قسم کی مخالفت سے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کو بدنام کرکے لوگوں کو گمراہ کریں۔ تو وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ لعنت الٹ کر انہیں پر پڑے گی۔ اور ان کے اندرونی حالات کو طشت از بام کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ خدا سے ڈریں اور ایسی کرتوتوں سے باز آویں۔ خداتعالیٰ کے اس سلسلہ کو ایسی بیہودگیوں سے یقیناً کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ یہ اس کے سرسبز کھیت میں کھاد کا کام دیں گی۔

اتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین

راقم۔ واقعات حقہ پر غور کرنیوالا جرنلسٹ

نماز جنازہ

منشی عزیز الرحمان صاحب کے والد فوت ہوگئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے غائبانہ نماز جنازہ ادا کریں۔ منشی عزیز الرحمان صاحب ایک بڑے جوشیلے احمدی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نظم در وفات مسیح

(مصنفہ مولوی حکیم شیر محمد صاحب مرحوم)

مولوی صاحب موصوف موضع ہوجن تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے براہین احمدیہ تصنیف کی۔ تو اس کتاب کو پڑھنے کے بعد حضرت اقدس ؑ کے ارادتمند دل اور بہت آمد و رفت رکھنے والوں میں سے ایک یہ بھی تھے اور اول مرتبہ جب آپ دہلی تشریف لے گئے۔ تو یہ بھی ہمراہ تھے۔ آپ کے پرانے خادموں میں سے تھے۔ حضرت اقدس ؑ سے انہیں ایک خاص انس و محبت تھی۔ دین کے خادم تھے۔ اور اپنے ضلع میں خدا کے اس سلسلہ کو پھیلانے کا دل میں بہت جوش تھا۔ جیسا کہ اس نظم سے بھی پایا جاتا ہے اور علاوہ علم و فضل و دینداری اور تقوے کے حاذق طبیب ہونے کی وجہ سے اپنے ضلع بھر میں مشہور و معروف تھے۔ اور لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شاگرد ہونے کا ان کو فخر حاصل تھا۔ اور مولوی صاحب کو بھی ان سے بڑی محبت تھی۔ آخر کار حضرت اقدس ؑ کی صداقت کا دم بھرتے ہوئے قریباً پچاس سال کی عمر میں سنہ ۱۹۰۱ء میں بقضائے الٰہی اس جہان سے رخصت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی صاحب مرحوم کا خلاص اس سے بھی ظاہر ہے کہ اپنی وفات سے پہلے انہوں نے وصیت کی تھی۔ کہ میری زمین کا نصف حصہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کیلئے وقف کیا جاوے۔ چنانچہ ان کی بیوہ ہر سال زمین کی پیداوار کی نصف قیمت حضرت اقدس ؑ کی خدمت میں بھیجدیا کرتی ہے۔ ان کی وفات کا بھی عجیب نظارہ تھا۔ وفات تک پورے ہوش میں رہے۔ اور قرآن شریف لے کر وعظ کر رہے تھے۔ اور ابھی انگلی قرآن شریف میں ہی تھی کہ جان دیدی۔ ازالہ اوہام میں جن مخلصین کا نام حضرت اقدس ؑ نے لکھا ہے۔ ان میں ان کا بھی نام ہے۔ سلسلہ کی تائید میں انہوں نے - پنجابی نظم میں ایک نہایت مفید تصنیف کی تھی۔ اور ان کے اقربا کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو چھاپ کر مفت شائع کردیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرماوے۔ تا ان کی یادگار دنیا میں قائم رہے۔

ان کے بھتیجے جناب ماسٹر شیر علی صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان احمدی احباب کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں

علیک السلام ای مسیح الزمان
تو ای در جہان ہادی گمرہان

علیک السلام ای سراج منیر
کہ افتادگان را شدی دستگیر

دریں دور تاریکی و گمرہی
بحق کافتاب ہدایت تو ای

تو ای شمع بزم ہدیٰ در جہان
ضیا بخش دلہائے ظلمانیان

رسیدی بوقتے کہ باید رسید
جوابی کہ در شکل آید پدید

الا ای انصاری برفت از جہان
خدایا عجب او برد بر آسمان

کسانیکہ بر آسمانش برند
بایزد کہ بر دار کی میرند

چہ گویند زندہ است عیسیٰ ہنوز
بود بر سپہر دوم جامہ دوز

نمرد و بچرخش خداوند برد
سلیمی[1] بجایش باعدا سپرد

بایں جسم خاکیست بر آسمان
فغاں زافترائے ایں جاہلاں

خدا شکل عیسیٰ بآنکس بداد
خد و خال او برد جوش نماد

کشیدند حالی دریں گیر و دار
یہودش بدانستہ عیسیٰ بدار

عزیز علیٰ کل شیٔ قدیر
کہ افتادگاں راست ہر جا ظہیر

نجات مسیح از کف دشمنان
ندانست جز بردن آسمان

بایں حیلہ و فن خدائے ودود
رہانید عیسیٰ ز دست یہود

چرا بر زمین جائے اخفا نبود
کہ عیسیٰ رہاندے ز دست یہود

چگونہ بہ ثور آں شہ مرسلیں
ز دشمن نگہداشت نعم المعین

ازیں افترائے ناپاک دور
کہ از ذات قدوس یزداں دور

نیابی نشان در کتاب خدا
نہ در قول پاک نبی الورا

بود از کتاب خدائے یگان
وفات مسیح ابن مریم عیاں

دلیل[2] اگر باورت نیست آر از دل
فلما توفیتنی را بخواں

قبولت اگر نیست تفسیر ما
بیا سوئے تفسیر خیر الوریٰ

بخواں از بخاری کلام رسول ز
کہ گفتہ کما قال عیسیٰ اقول

متا دگر آیت آل عمراں بخواں ز
کہ از موت عیسیٰ دہندت نشان

بتفسیر ایں قول رب جہاں
بود ابن عم نبی نکتہ داں

کہ اینجاست موت از توفی مراد
بہ ایں در بخاری بصدق بداد

بقرآں توفی بجز ایں دو جا
بہر جا کہ ایراد کردہ خدا

نباشد مرادش بجز قبض جاں
کتاب خدا تا بآخر بخواں

چرا قبض جسم است اینجا مراد
چو در قبض جاں وضع او اوفتاد

چہ در قول یزداں چہ قول رسول
چہ در گفتہ شاعران فحول

توفی بجز معنے قبض جان
نیابد صحاح و دواویں بخواں

پس آنجا کہ در حق عیسیٰ بود
دگر معنیش عاقلی چوں کند

چو قانون قدرت چنیں اوفتاد
کہ از دار دنیا برفت آں کہ زاد

مسیح ابن مریم چساں زندہ ماند
ازیں سنت او را چہ فارغ نشاند

چو رفت از جہاں سید انبیا
خدا قد خلت گفت در من مضی

مسیحا ہم اندر خلت داخل است
مردہ شد از کلمہ غیر احیا عیاں

مسیحا الہ انفرا ست چوں
اگر زندہ اش دانی ای راز داں

کہ ہست آں خدا نیست چیز جدا
بقرآں خدائے علیم و خبیر

بہ کانا ز صدیقہ و ہم مسیح
کہ عیسیٰ و ہم مادرش بندہ اند

چو بودند باشندہ زیں مقام
چو کانا نبود فنی ای ہوشمند

چو مریم بمرد و بدنیا نماند
چو حق گفت کالے زمرۂ آدمی

مسیحا چرا خارج از وی بماند
ازینگونہ آیات قرآں بس است

ہم اندر احادیث خیر الوریٰ
محمد بخاری و ابن حزم

ہم آں مالک اندر اشمہ علم
زلفظ توفی ہمہ واقف اند

کسے کو دریں دار فانی رسید
ہمیں ست قانون یزداں پاک

کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند
بسا حیلہ ہا کہ انگیختند

ز تحریف قرآں نہ ترسیدہ اند
نہ باک از نقیصت نہ خوف خدا

کہ تا از حیاتش ثبوتے دہند
ولاکن نہ از وحی رب حکیم

حیات کسے چوں نیاید ثبوت
ہر آں کس کہ آمد بود رفتنی

ہم از قول یزداں ز قول نبی
کہ ہر کس کہ در شد بکام اجل

رشیدی کہ قرآں شدش رہنمون
چو عیسیٰ بمرد و نیاید دگر

امامی کہ اخبار خیر البشر
امامست از امت مصطفیٰ

چو تجدید دین رسول کریم
پس او فردی از اہل تجدید دان

کلام خدا جملہ را شامل است
کہ معبود غیر خدا مردگان

چساں ماند از غیر احیا بروں
بقوم نصارا بشو ہم زباں

وگر غیر دانی بہوش گرا
کہ افتادگاں را بود دستگیر

بیاں می نماید بقول فصیح
بہ سنت ما سر افگندہ اند

بقانون ما یاکلان الطعام
عیاں شد کہ اکنوں بعالم نیند

مسیحا ز کانا بروں چوں بماند
حیات شما نیست جز در زمی

چہ قانون حق بر سپہرش نشاند
کہ موت مسیحا ازو ثابت است

بیان وفات است بسیار جا
ہم آں مہبط وحی را ابن عم

امام قوی پایہ و محترم
بموت مسیحا ازاں قائلند

پس از مدتے محملش برکشید
ہمیں است تا ایں ایں تیرہ خاک

برفتند و بسیار برگشتہ اند
بسا خاک بر فرق خود بیختند

اگر کام یابی درد دیدہ اند
نہ اندیشہ از اخذ روز جزا

پس آنگاہ بر آسمانش برند
نہ از سنت اللہ نہ عقل سلیم

بجز ذات حی الذی لایموت
مسیحا چساں زندہ ماند ای دلی

باصحاب تحقیق شد منجلی
دگر رہ نسازد بدنیا محل

پئے زندگاں خواند الا یرجعون
دریں دیر ناپائیدار ای پسر

بدور پسیں مید ہد زو خبر
کہ شد مسلکش راہ خیر الوریٰ

بود منصب آں امام علیم
نہادند نامش مسیح الزماں

عث یعنی مردگاں ہستند

[1] بیگناہی۔ [2] اقول کما قال العبد الصالح کنت علیہم شہیداً الی فلما توفیتنی (دیکھو بخاری) ؏ قال ابن عباس متوفیک ممیتک (دیکھو بخاری) کل من علیہا فان۔ ؏ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

؏ ما المسیح ابن مریم الا رسول الی قولہ کانا یاکلان الطعام + زمی مخفف زمین۔ بہ ابن عباس۔ ٥ یعنی مراد و معنے و جائے استعمال از امید نمند + ثبوت عدم رجوع موتے بدنیا۔ (باقی آئندہ)

اہل ہند اب تو خواب سے جاگو

دیکھتے ہو تمہیں ہو اکیا ہے؟

کون ہے جو کہ ان تباہیوں سے واقف نہیں جو آج دنیا میں واقع ہو رہی ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے طاعون نے وہ تباہی ڈالی ہے۔ کہ ایک فاقہ مست غریب سے لے کر مخمل کے گدوں پر بیٹھنے والے اور نرم نرم بچھونوں پر سونے والے امیر تک کو اپنے ہاتھ پاؤں کی پڑ گئی۔ اور مہربان گورنمنٹ انگلشیہ تک اپنی رعایا کی بربادی کو دیکھ کر چیخ اٹھی۔ کہ الامان یہ کیا بے پناہ مصیبت ہے۔ جو کہ اہل ہند پر اچانک آ پڑی ہے۔ یہ کون سی بیماری ہے۔ کہ جس کا کوئی علاج ہی نہیں۔ لاکھ صفائیاں کرتا اور کتنے ہی شد و مد کے ساتھ حفظان صحت کے قواعد پر عمل کرو لیکن پیچھا چھوڑنے میں ہی نہیں آتی۔ مختلف علاج نکالے گئے۔ اور سینکڑوں راہیں اس بلا سے بچنے کے لئے سوچی گئیں۔ لیکن جو کوشش کی گئی۔ وہ الٹی پڑی۔ اور جو تدبیر کی گئی۔ وہ بے سود پائی گئی۔ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی جانیں ضائع ہو گئیں لیکن کوئی بات ایسی سمجھ میں نہ آئی۔ کہ جس سے اس بیماری میں مبتلا ہونے والے شفا پا سکیں۔ آخر بصد کوشش و سعی کے ایک ٹیکا ایجاد کیا گیا۔ اور جس کی نسبت خیال کیا گیا۔ کہ جس بات جو اس ٹیکا کو لگوائے گا۔ اس کو طاعون سے بالکل نجات ہو جائیگی ہزاروں پر اس ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا اور نتیجہ پر مطمئن ہو کر بڑی دلیری کے ساتھ یہ فیصلہ دیا گیا۔ کہ اب طاعون چند روزہ ہے لیکن ابھی اس بات کو کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ کہ اس علاج کا بھی بھانڈہ پھوٹ گیا۔ ملکوال کے مقام پر اس نے وہ مہلک اثر پیدا کیا کہ کل ہندوستان پر حیرت اور افسوس کے بادل چھا گئے۔ یہاں تک کہ خود گورنمنٹ کو بھی اس سے بدظن ہونا پڑا یا تو حکم تھا کہ سب لوگ جبراً ٹیکہ لگوائیں۔ اور یا پھر اختیار دیا گیا۔ کہ جس کی مرضی ہو لگوائے اور جو نہ پسند کرے۔ اس پر کوئی الزام نہیں۔ یہ طاعون کی تباہی کیا کم تھی۔ کہ ایک اور آفت ایسی پڑی۔ کہ جس نے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو شمالی ہند میں وہ سخت زلزلہ آیا۔ کہ علاوہ لاکھوں روپیہ کے مالی نقصانات کے ہزاروں انسان مکانوں اور پہاڑوں کے نیچے دب کر مر گئے۔ کانگڑہ اور دھرم سالہ میں خون کی ندیاں بہ گئیں طاعون نے تو زیادہ تر غریب لوگوں پر ہاتھ صاف کیا تھا۔ لیکن اس زلزلے سے نقصان اٹھانے والے اکثر امرا تھے۔ کہ جنہوں نے اپنی شان و شوکت کے گھمنڈ میں اونچی اور آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتیں بنا رکھی تھیں۔ چند سیکنڈ میں خدائے غیور نے وہ ان کا نام و نمود خاک میں ملا دیا۔ اور وہ عمارتیں کہ جو ابھی ہوا میں کھڑی تھیں معہ نمود زمین پر گر گئیں اور یہ جو کچھ ہوا۔ اس خدا کے برگزیدہ رسول اور امور کی پیش گوئیوں کے مطابق ہوا۔ جس کا کہ چودہ برس سے زیادہ کا دعویٰ ہے۔ کہ خدا نے دنیا کی ردی اور تباہ حالت دیکھ کر مجھ کو مبعوث فرمایا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ خدا میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور اس نے مجھ کو اپنے کمال فضل و عنایت سے مسیح موعود اور مہدی معہود کا درجہ عطا فرمایا ہے پس وہ جو ایمان لائیں گے۔ وہ آیندہ مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور جو میرا انکار کریں گے خدا کے غضب کے نیچے آ جائیں گے اور خدا کے عذاب کی چکی کے نیچے پیسے جائیں گے۔ ان کی شان و شوکت خاک میں ملا دی جائے گی اور وہ جن باتوں پر غرور کرتے ہیں وہ ان سے چھین لی جائیں گی اور خدائے قہار کا قہر انہیں اس وقت تک تباہ اور برباد کرتا رہے گا۔ جب تک وہ چلا نہ اٹھیں اور اپنے گناہوں سے باز نہ آئیں اور شرک کو نہ چھوڑیں۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ نہیں ملیگا۔ یہاں تک کہ وہ ... یک زبان ہو کر بول اٹھیں کہ "یا مسیح الخلق عدوانا"۔ پس اے میرے بھائیو! اے غافل اہل ہند۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا ہر ہر لفظ پورا ہو رہا ہے۔ دیکھو خدا کیسا زبردست ہے۔ جو کچھ کہ اس نے اپنے مامور کی زبانی کہا تھا۔ اس کو کس طرح پورا کر رہا ہے۔ پس اس دن سے خوف کھاؤ۔ جبکہ وہ موعود زلزلہ آوے گا جو کہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور جس وقت کہ توبہ کا دروازہ بند کیا جاویگا اور جبکہ دنیا سے اکثر شریر مادہ دور کیا جائے گا وہ دن جبکہ خدا انصاف کرے گا جبکہ اس دن تمام شریر یکدم اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اور وہ جنہوں نے ذرہ سی بھی کوئی بھی نیکی کی ہوگی۔ خدا سے اس کا بدلہ پائیں گے۔ اے غافل قوم تجھے کیا ہو گیا۔ جبکہ وہ تمام نشانیاں جو کہ مسیح کے لئے بتائی گئی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو گئیں تو پھر کیا وجہ کہ تم اس شخص کا انکار کرتے ہو۔ کہ جس کے ہاتھ پر خدا نے سینکڑوں کیا ہزاروں معجزے دکھائے ہیں۔ ہاں ذرا سوچو تو سہی۔

حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا
کیا شک ہے تم کو ماننے میں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا۔

وہ نام جو کہ تم کسی کا رکھتے ہو اس کو بڑی خوشی سے قبول کیا جاتا ہے لیکن اگر خدا نے اپنے کسی برگزیدہ کا نام عیسیٰ یا مہدی رکھدیا تو اس قدر خفگی ظاہر کرنے سے کیا مطلب۔ کیا تم تو کسی کا نام رکھنے کے لئے اجازت نہ رکھتے ہو خواہ وہ عیسیٰ ہو یا موسیٰ یا ابراہیم ہو یا اسحٰق۔ لیکن خدا سے کہ قادر مطلق جو کہ ہر چیز پر قادر ہے وہ جب چاہے اور اس کو اجازت نہیں کہ وہ کسی اپنے بندہ کا نام عیسیٰ یا موسیٰ رکھ دے۔ کون سی بات ہے کہ جو قرآن و حدیث کے برخلاف تم کو مجبور کر رہی ہے کہ تم حضرت عیسیٰ کو آسمان پر بھی جا کر بٹھاؤ اور اس مسیح موعود کو جس کو خدا نے مبعوث کیا ہے۔ جھٹلاؤ اور طرح طرح کی تکلیفیں اس کو پہنچاؤ؟ خدا کے فرمان کے برخلاف کون سی مصیبت ہے۔ کہ جو تم کو اس کے ماننے سے روکتی ہے۔ تم اپنی تباہی کے درپے کیوں ہو رہے ہو کیا تم نے ایک دن مرنا نہیں اور کیا تم کو خدا تعالیٰ کے روبرو ایک روز جواب دہی کیلئے کھڑا نہیں ہونا پڑے گا یہودی کہتے ہیں کہ ہم اس روز اگر خدا نے ہم سے سوال کیا کہ تم نے عیسیٰ ابن مریم کو کیوں نہیں مانا تو ملاکی نبی کی کتاب اس کے آگے پیش کریں گے اور کہیں گے کہ اس نبی کے ذریعہ سے تو نے ہم کو اطلاع دی تھی کہ جب تک ایلیاس نبی دوبارہ آسمان پر سے نہ آوے مسیح نہیں آویگا۔ اس لئے جب تک کہ الیاس نہ آتا ہم کس طرح مسیح کو مان لیتے وہ ایک جھوٹی حجت کے پیش کرنے کی تسلی رکھتے ہیں لیکن تمہارے پاس کیا ہے جس کو تم پیش کر سکتے ہو۔ خدائے تعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس کے لئے متوفی کا لفظ استعمال فرمایا ہے لیکن تم تو ماننے میں آتے ہی نہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کیسے خیالات ہیں اور تم کیا سمجھے بیٹھے ہو۔ خدا کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں ہے۔ دیکھتے ہو کہ کس طرح یہودیوں پر بوجہ اس کے کہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کے انعاموں کی قدر نہ کی خدا کا عذاب نازل ہوا۔ اسی طرح تم بھی اپنی حد سے گزر رہے ہو۔ یاد رکھو کہ یہودیوں سے زیادہ لعنت تم پر پڑے گی اگر تم خدا کے آگے اپنے ماتھے نہ رگڑو گے۔ کیونکہ یہودیوں پر تم سے تھوڑے انعامات ہوئے تھے جس قدر تم پر انعامات ہوئے ہیں اور جس قدر تمہارے لئے آسانیاں رکھی گئی ہیں اسی قدر سخت عذاب ہوں گے۔ بہت کچھ ہو چکا ہے اور بہت کچھ ہونے والا ہے۔ دیکھو اس مامور من اللہ کی پیش گوئی کے مطابق تمام دنیا میں زلزلے آ رہے ہیں اور جیسا کہ اس نے قبل از وقت پیشگوئی کی تھی کہ تمام دنیا میں سخت زلزلے آئیں گے۔ ویسا ہی ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ ایشیا میں زلزلے یورپ میں زلزلے۔ امریکہ میں زلزلے۔ کون سی جگہ ہے۔ کہ جہاں زلزلے نہیں آئے۔ پیچھے جو زلزلے آئے ان سے تو سب دنیا واقف ہے۔ ابھی ایک سخت زلزلہ امریکہ میں آیا ہے جس کی تباہی کے جگر خراش حالات کو پڑھ کر دل کانپ اٹھتا ہے سینکڑوں جانیں یکدم تباہ ہو گئیں۔ تمام سانفرانسسکو ایک عبرت کا مقام بن گیا۔ ابھی تک ... تباہ شدہ تھی کہ معلوم کس سبب سے شہر کو آگ لگ گئی ... وہ امریکہ کے بڑے بڑے معزز امراء کے مکانات کہ جن کو دیکھ کر کہ ہم بادشاہوں کو تنخواہ دے سکتے ہیں وہ اس طرح جل کر راکھ ہو گئے ہیں کہ نام و نشان باقی نہیں رہا۔ (میں خیال کرتا ہوں کہ اس وقت تو ان دہریوں کو بھی خدا کی ہستی کا یقین ہو گیا ہوگا خواہ پیچھے پھر بھول جاویں) جب آگ سے ڈر کر لوگ سمندر کی طرف بھاگے۔ کہ جل کر

آنحضرت پر ہی نہ دلیں تو خدا کی قدرت نے اپنا ظہور پھر ایک دفعہ سمندر کے پانی کی لہر کے رنگ میں دکھایا اور جو کچھ باقی تھا بہا کر لیگئی اور کئی انسانی جانیں ضائع ہوئیں کیا یہ قہر خدا کے نمونے نہیں کیا ان سے خدا کے غضب کے آثار نہیں نظر آتے پھر تم کیوں سو رہے ہو اٹھو اور جلدی کرو۔ دعائیں کرو اور خدا سے مدد مانگو۔ تم کو اس بات سے کیا کہ عیسےٰ مرے یا موسیٰ۔ جب تمہارا نبی جو کہ سب نبیوں سے عالی رتبہ اور سب سے زیادہ خدا کا مقرب تھا فوت ہو گیا۔ تو یقینی امر ہے کہ سب نبی پہلے ہی فوت ہو چکے۔ رسول کریم پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ موسیٰ کی قوت قدسیہ ایسی زبردست تھی کہ چودہ سو برس کے بعد اس نے اپنی امت کی تباہی کے وقت اپنا ایک مثیل پیدا کر لیا۔ لیکن جب میری امت پر ایک ایسا وقت پڑے گا کہ ان کو بھی سختی کے ساتھ ایک مصلح کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اس وقت میری امت سے کوئی ایسا شخص پیدا نہ ہو سکے گا۔ جو ان کو سہارا دے سکے اور تباہی کے گڑھے سے بچائے۔ صحابہ تو جیتے ہی مر جاتے اگر وہ جانتے کہ نبی کریم تو فوت ہو گئے اور حضرت عیسیٰ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ پھر تم یہ کیوں ایک نیا مسئلہ بنا کر اس پر ضد کرتے ہو۔ خدا کے لئے ہوش کرو اور عاجزی سے خدا کی درگاہ میں سر جھکاؤ اور اس کے رسول برحق کے آگے ان الفاظ میں اعتبار کرو کہ "یا مسیح الخلق عدوانا" ورنہ یاد رکھو کہ خدا کا فیصلہ کا دن قریب ہے۔ اس دن پچھتانا لاحاصل ہوگا۔

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

راقم میرزا بشیر الدین محمود احمد قادیان

بٹالوی امرتسری غزنوی۔ بوپڑی سے استفسار

فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ

وسوف ینبئہم اللہ بما کانوا یصنعون

آج ہمارے سامنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء اور اشتہار مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء مشتہرہ حکیم محمد دین امرتسری بنام "غزنوی جرگہ" مطبوعہ مطبع اہل حدیث رکھا ہے۔ اخبار مذکور کے صفحہ ۵ میں ایڈیٹر اہل حدیث نے اشاعۃ السنۃ بٹالوی پر ریویو کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے جس میں بٹالوی کی راستبازی کا شکریہ مولوی ثناء اللہ نے ایک واقعہ کی بابت ادا کیا ہے

وھو ھذا

"اخیر میں آپ کی راستبازی اور بے لاگ نصیحت اپنے کا قائل نہ ہوں۔ تو شاید ناشکری ہوگی کہ آپ نے معمولی بات کو بھی سے محض مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اشاعۃ السنۃ کے ذریعے خریدار خوش الحان واعظ کی بد اطواری بھی لکھدی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :- کہ

یہ ایک دلکش آواز والا واعظ ایک اجنبی عورت کو اور اگر ہمارے گھر میں لایا اور ظاہر کیا کہ میری منکوحہ ہے میں نے اسے اپنے مکان میں رہنے نہ دیا تو وہ ایک صوفی منش (نور الدین) کے گھر لے گیا۔ جہاں سے اس کو اس کے اصلی خاوند آن کر لے گیا۔ (مخلصاً ص ۲۶۳)"

اس شکریہ ادا کرنے کے بعد بٹالوی کے اس اظہار واقعہ کو جو واعظ کی بابت اشاعۃ السنۃ زیر ریویو میں درج تھا نقل کر کے امرتسری نے مندرجہ ذیل درخواست بٹالوی سے کی ہے۔

"پبلک آپ کے اس اظہار کی شکرگذار ہے لیکن اگر آپ ایسے واعظ کا نام نامی بھی ظاہر کر دیتے تو ڈبل شکریہ کے مستحق ہوتے کیونکہ ایک تو اس سے وہ فائدہ بین طور پر حاصل ہوتا جس کے لئے آپ نے ظاہر کیا ہے کہ مسلمان ایسے واعظوں سے بچیں۔ دوسرا اس قضیہ مہملہ کا اطلاق واشتباہ غیر مجرموں پر نہ رہتا۔ بہرحال اگر پہلے اس کا نام ظاہر نہیں کیا تو امید ہے کہ آئندہ کسی پرچہ میں ظاہر کر دیں گے یا بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار کو مطلع فرما دیں گے تاکہ اہلحدیث کے ذریعہ اظہار کیا جاوے کیونکہ محدثین کے ہاں ایسے بدمعاش راویوں کی جو پڑتال ہوتی ہے۔ اس میں نام کا اظہار ضرور ہوتا ہے۔" انتہی بلفظہ۔

روحانی فرزند (ثناء اللہ) کی درخواست روحانی باپ (محمد حسین) نے کسی مصلحت کی جو بدمعاش راوی کا نام نہیں تبلایا مگر آپ کے روحانی بھائی حکیم محمد دین نے اشتہار مذکورۃ الصدر میں اس گمنام واعظ کا نام ظاہر کر کے تبلا دیا ہے۔ کہ جس کم بد دور یہ میر واعظ پنجاب ہیں نری واعظ ہی نہیں اور آپ کا نام نامی مولوی محمد علی صاحب میر واعظ اہل حدیث ہے۔ جو غزنوی جرگہ کے امام نہایت منہ زور اور بدلگام ہیں۔ اشتہار کی عبارت یہ ہے۔

"ہم نے پچھلے اشتہار میں لکھا تھا کہ میر جی اگر گالیاں بکنے سے باز نہ آئے۔ تو ہم بھی ان کے پاکیزہ حالات پبلک کو سنائیں گے کیونکہ محدثین کا یہی اصول ہے کہ نالائق اور بدکار راویوں کے حالات پبلک کے سامنے دکھایا کرتے ہیں اور قانون سرکاری بھی ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ایسے بدمعاشوں کی بدمعاشی سے مسلمانوں کو مطلع کریں جو دین کے لباس میں بیدینی کیا کرتے ہیں۔ ہم سے پہلے مولوی محمد حسین صاحب نے اشاعۃ السنۃ میں ایک واقعہ بتلاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ میر جی اس کا کیا جواب دیتے ہیں اور اپنی معمولی دریدہ دہنی سے باز آتے ہیں یا نہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب کی تحریر کا مطلب ان لفظوں میں یہ ہے۔ کہ محمد علی واعظ میرے مکان پر ایک جوان عورت کو لے آیا اور کہا کہ یہ میری منکوحہ ہے۔ آپ اسے رکھیئے۔ میں تاڑ گیا کہ یہ اس کا شکار ہے۔ اس لئے میں نے ان کو رکھنے سے انکار کیا آخر وہ اس شکار کو شیخ نور الدین صوفی کے مکان پر چھوڑ کر کسی اور شکار کی تلاش میں چلا گیا۔ بعد میں اس عورت کے وارث آن پہنچے اور اسکو ساتھ لے گئے۔ الخ۔ اس کا تو میر جی کو بڑا رنج ہوا ہوگا"

میر جی کہو تو یہ سچ ہے؟ انتہی بلفظہ بقدر ضرورت۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور غزنوی جرگہ اور محمد علی بوپڑی سب کے سب اہل حدیث۔ مومن۔ راستباز۔ وارث انبیاء۔ مصداق حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہیں یا نہیں ؟

اس کا جواب انہی مومنین صادقین سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ براہ مہربانی ہر چہار ائمۃ الکفر مندرجہ ذیل امورات ذیل کا خود کا صداقت سے بھرا ہوا مدلل بہ قرآن و حدیث فیصلہ کن مسکت خصم جواب بذریعہ اخبار اہل حدیث یا مطبوعہ اشتہار شائع کر کے اس گتھی کو کھولدیں۔

(۱) بٹالوی صاحب سے یہ استفتاء ہے۔ کہ آپ کی روایت مندرجہ اشاعۃ السنۃ جس کی نقل اہل حدیث نے اخبار میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار میں درج کی ہے جس کو ہم اوپر بعینہ نقل کر چکے ہیں۔ صحیح روایت ہی نہیں؟ محمد علی بوپڑی ایک اجنبی عورت کو اپنی منکوحہ بیان کر کے تمہارے پاس چھوڑنے کے لئے لایا تھا یا نہیں؟ تمہارے انکار پر اس کو نور الدین صوفی کے سپرد کر کے چلا گیا (جس کو اس کا خاوند آ کر نور دین صوفی کے مکان پر سے واپس لے گیا یا نہیں ؟

اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ایسا شخص عند الشرع کس خطاب و القاب کا مستحق ہے۔ آیا۔ اہل حدیث۔ متبع سنت و قرآن۔ مومن متقی۔ میر واعظ۔ محب خدا اور رسول صلعم یا فاسق۔ فاجر۔ بدکار دین فروش۔ دشمن سنت و قرآن؟ بینوا توجروا

(۲) امرتسری اہلحدیث اور اس کے بھائی حکیم محمد دین سے یہ استفسار ہے۔ کہ بٹالوی کی روایت بغیر کسی فضیہ یا علانیہ عداوت کے محمد علی کی نسبت ہے اور یہ راوی تمہارے ایمان و تحقیق کے رو سے راستباز صادق قابل وثوق ہے یا نہیں؟

اگر ہے۔ تو اس نے نام جو ظاہر نہیں کیا یہ عمل اس کا خلاف طریق محدثین ہے یا نہیں ؟

اور چونکہ یہ روایت صحیح ہے تو آپ کا فتوےٰ ایسے واعظ کے حق میں اہل حدیث۔ صادق۔ مومن ہونے کا ہے یا فاسق فاجر بدمعاش بدکار۔ دشمن قرآن و حدیث کا بینوا توجروا۔

(۳) غزنوی جرگہ سے یہ استفتاء ہے۔

(۱) بٹالوی محدث زمان مولوی کی یہ روایت محمد علی میر واعظ کے حق میں قابل استناد اور صحیح ہے یا مجروح؟

ڈوئی چراغ دین ہمارے ملک کا ڈوئی

ایک تازہ عظیم الشان نشان

میں نے اپنی تمام قوم اور خصوصاً بعض افراد قوم کی خدمت میں اس سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی صداقت میں چند ضروری نشان پیش کر کے محض ہمدردی اور خیر خواہی سے عرض کیا تھا۔ کہ وہ اس بارے میں تدبر کریں۔ اور اپنی جان پر اور اہل و عیال پر رحم کر کے خدا کی طرف خیال کریں اور توشہ آخرت کے طیار کرنے میں بھی اگر سارا نہیں۔ تو کچھ وقت تو ضرور دیویں۔ لیکن مجھے یہ بات معلوم ہونے پر سخت رنج ہوا کہ میری قوم میں ایسے اشخاص بہت ہی کم ہیں جو اپنے تئیں ان دینی امور کی تہ تک پہنچائیں۔ یا اگر یہ کہا جاوے کہ بالکل ہی نہیں تو بھی بجا ہوگا۔ لیکن یہ امر میری امید کے برخلاف ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ میں اکثروں کو جانتا ہوں۔ کہ وہ دنیاوی مشکل سے مشکل امورات کے تصفیہ کے لئے ایک خاص دل و دماغ رکھتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اگر وہ خدا کے لئے اپنی توجہ کو اس طرف مبذول کریں۔ تو خداوند کریم ان کے لئے ہدایت کی راہ نہ دکھاوے اور صراط مستقیم پر نہ چلاوے۔ بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی ہمارے لئے کوشش کرے۔ تو ہم اس کے لئے ہدایت کی راہ نکال دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

اگرچہ مجھے رنج پہنچا اور سخت پہنچا ہے لیکن تاہم میں چاہتا ہوں اور مصمم ارادہ ہے۔ کہ اگر خداوند کریم نے مجھے توفیق دی۔ تو میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں حضرت مرزا صاحب کی تائید میں جو نشان خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے۔ وہ پیش کرتا رہوں۔ ممکن ہے کہ کان میں بات پڑتے پڑتے خداوند کریم کسی سعید روح کو ہدایت دیوے جو کہ بشریکہ کوئی قدم اٹھاوے۔ چنانچہ حال ہی میں میں ایک اور عظیم الشان پیشگوئی تحریر کرتا ہوں۔ جو چار اپریل ۱۹۰۶ء کو پوری ہوئی اور خدا نے اس نشان سے بھی اپنے پاک امام کی تائید فرمائی اور وہ یہ ہے۔

۱۳ اپریل ۱۹۰۲ء کا ذکر ہے کہ ایک شخص مسمی چراغدین ساکن جموں جو پہلے حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ مرتد ہو گیا اور اس نے مشہور کیا کہ میں موجودہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرانے کے لئے مامور ہوا ہوں اور خدا کا رسول ہوں اور کہ مجھ پر الہام نازل ہوتا ہے۔ جب یہ تحریر حضرت مرزا صاحب کو پہنچی۔ تو آپ نے لکھا۔ کہ یہ تیرا دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ کیونکہ اے ناظرین آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جس صورت میں کہ موجودہ عیسائی اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ اور اس کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی کوششیں کرتے ہیں۔ ہمارے خدا اور اس کے پاک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور ہتک کرتے ہیں۔ اور آپ کے ازواج مطہرات پر طرح طرح کے بے جا حملے کرتے ہیں اور تہمتیں لگاتے ہیں اور اسلام کے لئے غضب میں دانت پیس رہے ہیں اور ہمارے خدا کے پاک کلام قرآن مجید پر ہر ایک قسم کے ناحشانہ اعتراض کرتے ہیں تو اس حالت میں ایسا کون با غیرت مسلمان ہے کہ جو ان سے صلح کرنے کا ارادہ اپنے خیال میں لائے۔ میرے خیال میں تو دین سے سخت غافل مسلمان بھی ایسا ارادہ کرنے کو کیونکر خیال کرے گا۔ اور دوسری یہ بات لکھی کہ اگرچہ بعض نبیوں کے وقت کوئی دوسرا نبی بھی مبعوث ہوتا رہا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ ع کے وقت میں حضرت ہارون ع۔ لیکن جس طرح قرآن شریف کے ہوتے امت محمدیہ کو کبھی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی اور نبی اللہ کی حاجت نہ رہی تھی۔ بلکہ آپ کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ نے دین کو تکمیل دی۔ جیسے فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ ایسے ہی میرے زمانہ میں بھی خدا نے کسی دوسرے مامور کی ضرورت نہیں رکھی۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہوگا۔ تیسری یہ بات لکھی۔ کہ اگر ایسے خیالات کے آدمی کو الہام ہوتا ہے تو وہ القاء رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ جس کو اس نے دھوکا میں ڈالا ہے۔ پس آپ نے اس وقت ایک رسالہ جس کا نام دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء ہے۔ تصنیف کیا اور اس میں اول حصہ میں طاعون کا اصلی علاج بتایا۔ اور لوگوں کو اس خدا کے غضب سے ڈرایا اور اخیر میں چراغدین کا حال مفصل تحریر کر کے اس کو خدا کے غضب سے ڈرایا اور لکھا کہ اگر یہ اپنے ان خیالات سے باز نہیں آئیگا۔ اور توبہ نہیں کرے گا تو خدا کے مواخذہ کے نیچے آئیگا۔ لیکن اس بدبخت کے سر پر بدبختی سوار تھی۔ جس کا پورا علم خدا کو تھا۔ اس واسطے خدا نے اپنے راستباز نبی کو سچا کر دکھلانے اور جھوٹے مامور کو تباہ کرنے کی خاطر اسی وقت اس کی ہلاکت سے قریباً چار سال پہلے اپنا کلام حضرت مرزا صاحب پر نازل فرمایا جو آپ نے پیشگوئی کے رنگ میں اس رسالہ میں عام طور پر شائع کر دیا۔ اور اس رسالہ کو کثرت کے ساتھ چھپوا کر شائع کیا تا سعادت مند اس کو پڑھ کر اس کے پورا ہونے کے وقت گواہ رہیں اگر کسی نے اس وقت نہ پڑھا ہو۔ تو اب وہ رسالہ کہیں سے لے کر ہر ایک شخص پڑھ سکتا ہے اور تسلی پا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ نبی سے مراد میری اس زمانہ میں یہ نہیں کہ کوئی نئی شریعت لانے والا ہو بلکہ نبی سے مراد اس زمانہ میں یہ ہے کہ خدا سے خبر پا کر لوگوں کو اطلاع دینے والا۔ وہ خدا کا کلام یہ ہے

نزل به جبیذ۔ یعنی چراغدین پر جبیذ نازل ہوا۔ اور اسی جبیذ کو اس نے رد یا الہام سمجھ لیا ہے اور جبیذ کی تشریح حضرت مرزا صاحب نے یہ فرمائی۔ کہ جبیذ دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں اور جبیذ اس خشک روٹی کو کہتے ہیں۔ کہ دانت اس کو نہ توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور امعاء یعنی انتڑیوں کو پھاڑے اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیذ اور اس کے لئے مہلک ہیں مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے یعنی میرے مخلص مریدان پر مائدہ نازل ہو رہا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے ایک بڑا حصہ ہے۔

اور پھر یہ بھی الہام ہوا تھا کہ انی اذیب من یریب۔ یعنی میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کر دونگا اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی اور خدا کے انصار میں جو سالہا سال سے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عفو تقصیر نہ کرائی کیونکہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی۔ کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا حالانکہ خدا نے بار بار۔ براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔

اصحاب الصفۃ وما ادراک ما اصحاب الصفۃ

پس اس موقع پر بالمقابل دو شخص ہیں۔ جو مدعی رسالت ہیں پس طالب حق کے لئے کیسی کھلی راہ ہے۔ کہ اب ان دونوں کے انجام کا منتظر ہو کہ خدا اپنی تائیدات کس کے شامل حال کر کے اس کی نصرت کرتا ہے اور کس کو تباہ کرتا ہے کیونکہ اس کی جناب سے سچا اور جھوٹا یکساں فیض نہیں پا سکتا چنانچہ اس خدا نے جس کی ہمیشہ سے سنت چلی آئی ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور مومنوں کی مدد کیا کرتا ہے اور ان کے دشمنوں کو ان کے سامنے ہی ہلاک کرتا ہے ایسا ہی کر دکھلایا کہ اپنے کلمات جو اس نے اپنے اس برگزیدہ رسول کی معرفت لوگوں پر ظاہر فرمائے تھے۔ ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو پورا کر کے حق کو ظاہر کیا اور باطل کو ملیا میٹ کر دیا۔ جیسا کہ اس کا فرمان ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا معہ فی الحیوۃ الدنیا اور جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اور وہ یوں واقع ہوا کہ گذشتہ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کو چراغدین ساکن جموں کے دو لڑکے اور ایک لڑکی خدا کے غضب میں یعنی طاعون میں مبتلا ہو کر مر گئے اور اسے سخت صدمہ پہنچا اور پھر خود سخت طاعون میں ماخوذ ہو کر نو دن کے بعد اس جہان سے کوچ کر گیا اور طالبان حق کے لئے ایک بڑا نشان چھوڑ گیا۔ ایک شخص نے اس کی بیوی سے اور محلہ داروں سے دریافت کر کے ان کی بیماری اور پھر موت کے حالات تحریر کئے ان سے پیشگوئی کے بارے میں الفاظ بالکل پورے ہوتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ ... اس کے بچے مرے تو اس نے لوگوں کو کہا کہ اب خدا کا مجھ پر غضب ہو گیا ہے اور جبیذ کا خود

بیمار ہوا تو بیمار ہوتے ہی اُس کا گلا پکڑا گیا۔ پہلے اسے فیور پلیگ ہوگیا۔ بعد ازاں نمونیا پلیگ ہوگیا۔ اور اس سے کچھ کھایا پیا نہیں گیا۔ اور اگر بعد مشکل کچھ کھایا بھی۔ تو اس سے کچھ حلاوت نہ پہنچی۔ بلکہ اُلٹا نقصان۔ اور کہ اس نے بیماری کے دنوں میں پاخانہ نہ پھرا۔ بلکہ سخت قبض رہا۔ اور وہ اپنی اس حالت میں یہ کہتا رہا۔ کہ خدا پر اب مجھے کسی قسم کی امید نہیں ہے۔ اگرچہ پاس کے لوگ اسے کہتے رہے کہ خدا سے فضل طلب کرو۔ وہ فضل کرسکتا ہے۔ لیکن اس کے وہی الفاظ ہوتے تھے۔ غرض کہ یہ حالات جو اس شخص نے اس کی بیوی۔ محلہ دار حل۔ اور اس ڈاکٹر نے جو زیر علاج رہا تھا۔ دریافت کر کے لکھے ہیں۔ اس پیش گوئی کے بالکل مطابق پورے ہوئے ہیں۔ جو آج سے چار سال پہلے شائع کی گئی تھی

اب میں اپنی قوم کی خدمت میں یہ سارے حالات اور واقعات پیش کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا اب بھی متلاشی حق کے لئے سیدھی راہ نہیں کھلی؟ ضرور ہے۔ اگر خود کوئی شخص اس کے دیکھنے کے لئے آنکھیں نہ رکھتا ہو۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ نہ خدا کا۔ کیا کوئی منجانب اللہ جو کہ اپنے دعوے میں سچا ہو۔ خدا کی نسبت ایسا گمان رکھ سکتا ہے اور خدا سے ناامید ہو سکتا ہے۔ خواہ کیسی ہی سخت تنگی کی حالت اور امتحان کا دور درپیش ہو اور مصیبتوں سے پامال کیوں نہ ہو جائے؟ اکثر انبیاء گذرے ہیں۔ جن کو سخت سے سخت ابتلاء پیش پہنچی ہیں۔ مگر وہ اپنی زبان پر خدا کی نسبت کوئی شکایت کا کلمہ نہیں لائے اور آخر کو کامیاب ہوئے۔ بہت سے ایسے لوگ ہوں گے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جن کو سخت طاعون ہوا۔ یہاں تک کہ ان کے ناامید اس کی زندگی سے ناامید ہو بیٹھے۔ اور سورۃ یٰسین بھی ان پر پڑھی گئی۔ مگر آخر کو وہ بچ گئے۔ ایک شخص کے ایسا دعوے کرنے پر اس سے ایسے کلمات نکلنے اور خدا کا منکر ہو کر مرنا یہ اس کے منجانب اللہ نہ ہونے کی دلیل ہے اور خدا سے نبی اور رسول تو الگ رہے۔ ایک مومن بھی ناامید اور مایوس نہیں ہو سکتا۔ ہاں کافر لوگ خدا کی رحمت اور فضل سے ناامید اور مایوس ہوتے ہیں۔ دوسرے خدا کے برگزیدہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں صرف اس قدر لکھ دینا کافی ہے۔ کہ خدا اپنے فضل سے دین اور دنیا میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب ع پر چار سال پہلے پیشگوئی کے رنگ میں نازل ہوا۔ اور وہ چھاپ کر عام طور پر شائع کیا گیا۔ اور بالکل ہو بہو اس کے مطابق پورا ہوا اگر کسی کو شک ہو۔ اور وہ جرأت کر سکتا ہو۔ تو اس کی مثل کچھ کر دکھائے۔ تا لوگوں کو پتہ لگ جائے اور لوگ اس کی اس مثال سے فائدہ اٹھا دیں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں اور مجھے خود ایسا یقین ہے۔ جیسے ایک اور ایک دو کا یقین ہے۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ اور خدا ہی اس کا پورا کرنے والا ہے اور حضرت مرزا صاحب ع (جانم فدائے ت) اس زمانہ میں خدا کے سچے رسول ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لائے تھے۔ اس پر لوگوں سے عملدرآمد کرانے کے لئے آئے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ جو ان کو محبت اور عشق ہے اسی کے باعث یہ سب رتبہ پایا ہے اور خدا نے اپنی برکات اور فضل نازل فرمائے۔ اور اپنی پاک کلام سے مشرف فرما رہا ہے۔

خوش قسمت وہ آدمی ہے۔ جو عبرت حاصل کرے اور خدا سے ڈرے اور صادق کا ساتھ دے۔ بدبخت وہ ہے جو خدا کے برگزیدوں کو بے پرواہی سے دیکھتا ہے۔ ان کی بھی خدا کی نظر میں کوئی قدر نہیں اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے اس معاملہ کو سوچیں اور ضرور سوچیں۔ خدا آپ لوگوں کو ہدایت دے۔ اور حق کی راہ دکھائے آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد نصیب اثری قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک انکشاف

قیمت فی ڈبیہ عمہ

وزن ۵ تولہ خوراک ۲ ماشہ

جس کا یاد رکھنا آپ کیلئے اشد ضروری ہے

الٰہی میں کیوں کر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق ۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھا لی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہے ذرّے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو مانے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے ۔ بندہ حضوری

خداتعالیٰ کے احسان وکرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر پہنچ کے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ہے ڈھکی نہیں اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت ۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہوں گے ۔ کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنی وقت کی بے مثل ہونے کا چرچا نہ ہوا ہو اس نے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپکا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دھوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں ۔

خیر! آمدم برسر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپکی نظر سے گذریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار کے دینے والے کا کیا منشاء ہے ۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ اُن کی دوائی نہ خریدیں یہ آپکا اختیار ہے اور خداتعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ۔ ویسا ہی اسکا معاوضہ پائے گا ۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا اور نہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی ۔

مثال کیطور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں ۔

اسکے بعد بھی اگر نہ سمجھو ۔ تو پھر تمہیں بحوالہ خدا کرتا ہوں (واللہ عزیز ذوانتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب میرے دادا میاں سنگھ نے میرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اُسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب تقریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہو گیا اور دوسروں کو کیا ملا ۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر وحیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنالیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پاسکتے کیونکہ وہ دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے ۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھا خواہ وہ ہمارے اشتہار سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو یہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی اپنی خود غرضی ہے پھر خریدو یا نہ خریدو یہ آپکا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے ۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور کیونکہ اسکا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہٖ یہی دوائی ہے جس کا نام مفرح عنبری ہے ۔ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ بعض ناداں بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گڑگڑی ہونے لگی اور بعض نے یہاں تک کوتاہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہٖ نقل ہی کردی اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کردئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کیجاتی ہے حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خداتعالیٰ اپنے فضل سے ان کی حالت کی اصلاح فرمادے تاکہ یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ منبع حقیقت ہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے ۔

ان اشتہاروں سے یہاں تک لوگوں نے دہوکہ کھایا کہ :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۱۲ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا ایک اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں ۵ مئی کے اشتہار میں میں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ بدیں شرط کہ لاہور کلکتہ مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کیواسطے ان کے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہے چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دیگئی ہے لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تاکہ ان کا کوئی جھوٹا عذر بھی باقی نہ رہے اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار رہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ چھپ... کے اخبار پایونیر یا سول ملٹری گزٹ یہ شائع کر... مغلوب ہوا ہر چہار بشپ

جاویگا۔ یہ بات بہ تمام اس واسطے کہتے ہیں ... کہ احمد مسیح ایک گمنام آدمی ہے اور جب تک بشپ صاحبان اس کو اپنا قائم مقام نہ بنا دیں قوم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا لیکن اب معاملہ بہت آسان کر دیا گیا ہے امید ہے کہ بشپ صاحبان پورے غور و فکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کر لیں گے۔

مکرر آنکہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائیگی۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود۔ قادیان

۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

ڈائری

القول الطیب

۱۰ مئی ۱۹۰۶ء۔ احمد مسیح عیسائی کے حضرت کو مباہلہ کے واسطے بلانے کا ذکر تھا۔ (جس کا جواب منظوری گذشتہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے) فرمایا۔ مباہلہ ایک آخری فیصلہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نصاریٰ کو مباہلہ کیواسطے طلب کیا تھا مگر ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اب بھی عیسائیوں کے دلوں پر حق کا رعب طاری ہے اور امید نہیں کہ کوئی بشپ مباہلہ کے میدان میں آوے لیکن اگر کوئی آئیگا۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بڑی کامیابی دیگا۔ مباہلہ دشمن ... ایک اعلیٰ درجہ کا ہتھیار ہے۔

فرمایا اس زمانہ میں مسلمانوں ...

فضول ہے ...

...نکلے گا۔ کوئی کہتا ہے امت میں سے ایک فرد ہوگا۔ کوئی کہتا ہے وہی پہلے ہی مسیح ہوگا۔ غرض اس قدر اختلافات کے ساتھ تعجب ہے کہ پھر یہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ آنے والا حکم ہے وہ تمام بحثوں کا خاتمہ کرتا ہے اور اختلافی امور کے درمیان میں سے ایک سچی راہ پیش کرتا ہے اور وہی ماننے کے قابل ہے۔

۸ مئی ۱۹۰۶ء۔ بوقت عصر۔ فرمایا۔ جب تک کہ انسان بالکل خدا کا نہ ہو جائے۔ وہ کچھ نہ کچھ مس عذاب اس دنیا میں پاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد دنیوی آرائش اور آرام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور اس میں مصروف ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اپنی عملی حالت کو درست کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف پورے جوش اور طاقت کے ساتھ جھک جاویں۔

فرمایا۔ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں برا بھلا کہنے میں جلد بازی نہ کرو۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے۔ پھر یکدفعہ ایک تبدیلی کا وقت ان پر آجاتا ہے جیسا کہ ان کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے نطفہ ہوتا ہے۔ پھر خون کا لوتھڑا اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی ... ہے۔ ایسے ہی انبیاء کے سوائے سب لوگوں کو تمام م... کرنے پڑتے ہیں ... من اللہ کی صحبت الناس ... پھر سلسلہ بیعت کی ضرورت ہی کیا ہوتی ... سلسلہ ... کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے ... غور کرو۔ جب کافر مومن بن سکتا ... نہیں بن سکتا۔ انسان پر کئی ... ہوتے ہیں۔

۲۴ اپریل ۱۹۰۶ء ... میں قریب ایک ... اذان نماز ... کہ حضرت ...

بدر منثور

۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۸ جلد ۲ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔

ترجمہ۔ وہی خدا ہے جس نے روک رکھے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں ان پر غالب کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ جب کہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے۔ اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آپڑا۔ مگر وہ گروہ گرفتار ہوگیا۔ اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اُٹھانے سے بچ رہے۔ بعد میں بہ سبب صلح ہو جانے کے ان کو چھوڑ دیا گیا اس طرح کفار بھی بچ رہے اور مسلمان بھی بچ رہے اور کوئی کشت وخون آپس میں نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو نرمی کا سلوک ہو رہا تھا یہ اس کا نتیجہ تھا ورنہ کفار تو ایسے ہی کرتوت ہمیشہ کرتے تھے۔ وہ قابل سزا ہو چکے تھے۔

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

ترجمہ۔ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اور تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا۔ اور قربانی روکی گئی اس بات سے کہ حلال ہونے کی جگہ پر پہنچے۔ اور اگر ایسے ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے اور ناواقفی کے سبب انہیں بھی کچل ڈالتے۔ پھر اس بے خبری کے سبب تمہیں ایذا پہنچتی تو کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسے چاہے۔ اگر مسلمان ایک طرف ہو جاتے۔ تو بے شک ہم عذاب کرتے۔ ان میں سے کفار کو دردناک عذاب۔ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدے کو بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جن میں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو چکے تھے۔ اور بعض ہنوز مخفی تھے۔ بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے۔ کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جانے والے تھے۔ اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی۔ تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا۔ تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا۔ اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا۔ تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہو چکی تھیں۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔

ترجمہ۔ جب کہ کفار نے اپنے دلوں میں ایک محبت پیدا کی جو جاہلیت کی محبت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر ایک تسکین نازل فرمائی اور تقوے کی بات ان کو لازم کر دی اور وہ اسی کے بہت حق دار اور لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والا ہے۔ کیا معنے۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی۔ اور ایسے شرائط پیش کئے۔ جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دینگے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم کئے اور یقین کر لیا کہ اس میں ہمارے واسطے بہتری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہم کو ہی فتح دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نماز جنازہ

۱۔ میاں کریم بخش رنگریز مرحوم ساکن لاہور ۸ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ منشی ہدایت اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور سے ان کے نماز جنازہ کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ ۲۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ احباب نماز جنازہ کی درخواست حافظ صاحب کرتے ہیں (۳) برادرم محمد امین صاحب پراچہ ساکن بھیرہ کی زوجہ مرحومہ کا جنازہ بمعہ ہر دو مذکورہ بالا جنازوں کے ۱۱ مئی جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ حضرت اقدس نے پڑھایا ۴۔ عاجز راقم (محمد صادق) کی لڑکی آمنہ بیگم جو اگست سنہ ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کی شام کو ۸ بجے کے قریب فوت ہوئی۔ ۱۲ مئی کی صبح کو جنازہ پڑھا گیا۔ اور دفن کی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعائت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر روانہ کردیں گے انکو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دیجائیگی

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ

ا۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوادیں۔

ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراج دین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہوسکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ منیجر بدر۔

گذارش قابل توجہ

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور کارخانہ کے اخراجات چلانے کے لئے روپیہ موجود رہنا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہوسکتا ہے۔ کہ احباب اخبار کی قیمت پیشگی عطا فرماویں اس واسطے مجبوراً ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ جہاں تک ہوسکے اپنے آپ کو اس بات کا پابند کریں کہ خریداروں سے قیمت اخبار پیشگی لی جائے۔ چنانچہ بعض وجوہات کے باعث مجبور ہونے پر ہم نے سلسلہ دار خریداروں کے نام اس مضمون کے کارڈ دفتر سے شائع کئے کہ یا تو خود قیمت بھیجدیں۔ یا فلاں تاریخ کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار رہیں اور یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب یکمشت روپیہ نہ دے سکے۔ تو دو بار کرکے ہی ادا کردے۔ اور اگر کسی وجہ سے سردست قیمت ادا کرنے سے معذور ہی ہو۔ تو وہ بذریعہ کارڈ دفتر میں اطلاع دیدے۔ تاکہ اس کے نام وی۔ پی ارسال نہ کیا جاوے۔ اس پر بعض احباب نے تو خود ہی قیمت بھجوائی۔ اور بعض نے وی۔ پی وصول کرکے مشکور فرمایا لیکن ان دوستوں پر کیسا افسوس ہے کہ جنہوں نے باوجود ایسی تاکید کے اپنی معذوری کی اطلاع ایک پیسہ کے کارڈ پر نہ دی۔ اور خاموشی سے یہ خیال کرکے کہ وہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار ہیں۔ ان کے نام وی۔ پی جاری ہوگئے اور اونھوں نے واپس کردئے۔ اور بجائے کچھ فائدہ پہنچانے کے الٹا دو ہرا نقصان کارخانہ کو پہنچایا۔ ایسے لوگوں پر کیا امید کی جاوے۔ کہ وہ اخبار کے بہتری کے خواہاں ہیں۔ پس احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اخبار کی قیمت بمد پیشگی ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ اور آیندہ اس معاملہ میں وہ احتیاط سے کام لیں اور کارخانہ اخبار بدر کے اعانت سے حصہ لیں۔ اگر کسی صاحب کو وی۔ پی لینا منظور نہ ہو تو فوراً اطلاع کرنی چاہیئے کیونکہ کافی وقت پہلے ویکر خط لکھا جاتا ہے۔ منیجر۔

دینیات کا پہلا رسالہ

جس کو حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے اور شیخ یعقوب علی صاحب نے چھپوایا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں نماز کی دعائیں۔ تیمم۔ اذان۔ وضو۔ اوقات نماز۔ فرائض سنن نماز۔ وغیرہ کے سب ضروری مسائل درج ہیں اور اخیر میں قرآن شریف کی چند آخری سورتیں بھی درج ہیں۔ غرض ابتدائی بچوں کے واسطے نماز کے سکھلانے کا پورا مجموعہ یہ رسالہ ۲۰ صفحہ کا ہے۔ اور قیمت ا/ ہے۔

دعا مدد۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمشیرہ بیمار ہے احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء	۵۳۹	محمد عمر صاحب	للعہ
۲۲۔ ؍ ؍	۱۱۰۱	بابو کریم بخش صاحب	عہ ۶/
۲۳۔ ؍ ؍	۱۰۵۰	محمد بخش صاحب	عا/ ۱۲
۲۳۔ ؍ ؍	۱۰۶۵	الٰہی بخش صاحب	ے
۲۳۔ ؍ ؍	۶۷۹	ولی محمد صاحب	عہ ۶/
۲۳۔ ؍ ؍	۹۸۵	جان محمد صاحب	عا/ ۱۲
۲۳۔ ؍ ؍	۹۹۴	محمد دین صاحب	عا/ ۱۲
۲۴۔ ؍ ؍	۱۰۲۴	حکیم محمد یٰسین صاحب	عا/ ۱۲
۲۴۔ ؍ ؍	۳۰۳	راجہ شیر محمد صاحب	صہ
۲۵۔ ؍ ؍	۱۰۱۵	نور محمد صاحب	۵ ۱۲/
۲۵۔ ؍ ؍	۱۱۲۲	محمد یار صاحب	عہ/
۲۶۔ ؍ ؍	۱۰۸۵	رحیم بیگ صاحب	عا/ ۱۲
۲۷۔ ؍ ؍	۹۰۲	امیر محمد صاحب	ے ۲/
۲۷۔ ؍ ؍	۶۲۲	عبدالرحمان صاحب	عہ ۲/
۲۸۔ ؍ ؍	۱۶۲	سید سرور شاہ صاحب	عا/ ۱۲
۲۔ مئی ۱۹۰۶ء	۴۳۵	گلاب الدین صاحب	۳/

حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اگر مناسب خیال کریں۔ تو مندرجہ ذیل تجویز شائع فرماویں۔

ایک عمدہ تجویز

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد خطوط اور خصوصاً چندوں کی رسیدوں کے آنے میں خاص قسم کی لاپرواہی ہو رہی ہے۔ جس کا دفعیہ میرے خیال میں ضروری ہے۔ مرحوم ڈاک کے کام میں نہایت چست تھے اور چندوں کے جمع کرنے۔ تقسیم کرنے اور پھر سب کو رسیدیں بھیجنے میں بڑے اعلیٰ درجہ کے محتاط تھے۔

۱۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر دارالامان کے احباب میں سے ایک صاحب سب کے مشورہ سے پبلک یا جنرل امین مشتہر کر دیا جاوے اور بیرونجات کے احباب پر چندے ان کے نام روانہ کر دیا کریں اور وہ چندوں کو بموجب تفصیل تقسیم فرما کر فرستندہ کے نام بذریعہ کارڈ اطلاع بھیج دیا کریں۔ جس سے کہ دل کو تسکین اور چندہ کے پہونچ جانے کی خوشی ہوتی ہے نیز ہر روز جو بیرونجات کے احباب بہ سبب ناواقفی دیگر مدوں کے چندے حضرت اقدس کے نام بھیج کر کے آپ کی تضیع اوقات کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی دارالامان میں نامزد نہیں ہے کہ جس نے ہر قسم کے چندے تقسیم کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہو اس بات کی اطلاع تو میں نے اکثر بدر اور الحکم میں پڑھی ہے کہ مدرسہ کا روپیہ امین مدرسہ کے نام۔ لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس ؑ کے نام اور یتیم خانہ کا روپیہ فلاں شخص کے نام۔ اور فلاں مد کا روپیہ فلاں کے نام آیا کرے۔ لیکن اس طرح علیحدہ علیحدہ روپیہ بھیجنے میں جو کچھ خرچ پڑتا ہے۔ اس کی بابت کبھی بھی توجہ نہیں کی گئی ہے۔

قطع نظر ان احباب کے جو ہر ایک مد میں پانچ روپیہ ماہوار۔ یا اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔ اکثر اصحاب ایسے بھی ہیں کہ جن کا مجموعہ چندہ ماہوار دو تین روپیہ ہوتا ہوگا۔ پس اگر وہ تین روپیہ کو چار مدوں میں بھیجنا چاہے تو کیا اسے ہر ایک کے نام علیحدہ علیحدہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میرے خیال میں یہی بہتر طریقہ ہے کہ مشتہر شدہ امین کے پاس چندہ بھیجکر تفصیل بذریعہ کوپن یا کارڈ روانہ کی جاوے تاکہ امین مذکور تقسیم کر کے ہر ایک مد کے امین سے ایک کارڈ پر رسید لیکر کارڈ بنام فرستندہ بھیجدے۔ ہاں اس طرح رسیدی کارڈوں کیواسطے یا تو امین صاحب کے پاس کوئی علیحدہ مد ہو یا فرستندگان جوابی کارڈ پر تفصیل تحریر فرمایا کریں جو کہ بہت ہی مناسب ہے۔

۲۔ یہ کہ دارالامان سے ایک ماہواری رسالہ نکلا کرے جس میں تمام احباب چندہ دہندگان کی رقوم چندہ معہ مفصل پتہ درج ہوں یا یہ سمجھیں کہ ہر ایک مد کے رجسٹر کی ماہواری نقل شائع ہوا کرے خواہ پھر اسی رسالہ کو بعض دیگر مضامین سے بھی آراستہ کر لیا جا سکتا ہے۔ اس میں تین فائدے ہیں۔

آ۔ اپنی جماعت کے احباب سے واقفیت پیدا ہوتی ہے اور محبت بڑھتی ہے

ب۔ جوشیلے احباب کے چندوں کی رقمیں دیکھکر قدرتاً چندہ زیادہ دینے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

ج۔ جن احباب کے نام بقایا ہو ان کے نام بقایا درج ہو جاوے تاکہ وہ آئندہ وقت پر چندہ روانہ کرنے کی کوشش کیا کریں۔

۳۔ یہ کہ بیرونجات کیواسطے ایک واعظ کی اشد ضرورت ہے جو کہ ان مختلف جگہوں میں جا کر وعظ کیا کرے جہاں اپنی جماعت کے لوگ تو بستے ہیں لیکن بہ سبب ناواقف ہونے ضروریات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چندوں کے ادا کرنے میں سست ہیں یا بالکل نہیں دیتے۔ نیز واعظ صاحب بعض ضروری مسائل کی بابت بھی وعظ فرما کر ایک قسم کی تبلیغ کیا کریں اور ہر ایک احمدی سے حسب توفیق چندے کا اقرار کرا کے امین مذکور کے پاس اس کا نام روانہ کرا کر ماہواری رسالہ میں شائع کرا دیا کریں۔ جبکہ حضرت اقدس ؑ ایک دھیلا تک چندہ قبول فرماتے ہیں۔ تو پھر کیوں نہ ہر ایک احمدی کو حسب توفیق چندہ دینے کا عادی کیا جاوے۔ میرے خیال میں بہت سے گاؤں کے گاؤں ایسے ہوں گے جہاں سے ایک پیسہ بھی چندہ کبھی نہیں آیا۔ حالانکہ وہ احمدی ہیں اور اگر ان سے طلب کیا جاوے تو بڑی خوشی سے دیں گے لیکن یہ سوال کہ ان کی طرف سے پھر کیوں چندہ نہیں آتا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان بیچاروں کو خبر ہی نہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں چندہ کی بھی ضرورت ہے۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ مختلف انجمنوں کے واعظ مختلف شہروں میں جاتے ہیں اور وعظ اور لکچر سنا کر بہت سا روپیہ اکٹھا کر کے لیجاتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ میرے خیال میں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ ضروریات کو زبانی بیان کرتے ہیں جس سے لوگوں میں ایک تحریک پیدا ہوتی ہے اور چاروں طرف سے چندہ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر رسالہ کی ماہواری اجرا کی تجویز ہو جاوے۔ تو پھر امین صاحب کو علیحدہ علیحدہ رسیدیں بھیجنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

اگر علیحدہ رسالہ جاری کرنے میں خرچ زیادہ پڑنے کا احتمال ہو تو پھر مولوی شیر علی صاحب جو ایک ماہواری رسالہ "ریویو آف ریلیجنز و تعلیم الاسلام" جاری فرمانے لگے ہیں۔ اسی کے آخر میں چند ورق بڑھا کر ہر ایک مد کے چندوں کے رجسٹروں کی نقل شائع ہو جایا کرے جو کہ امین صاحب تیار کر کے ان کو دیدیا کریں گے بیشک یہ طریقہ نہایت ہی کم خرچ ہوگا۔

امید ہے کہ دارالامان کے صاحب خصوصاً اور دیگر احباب عموماً ان سطور پر غور فرما کر اگر مناسب خیال فرماویں تو کچھ کارروائی شروع کریں گے۔ والسلام

عاجز۔ سید قاضی غلام حسین ڈپٹیرزی۔ اسسٹنٹ گورنمنٹ کیٹل فارم حصار۔

پاک شاعری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ میں نے چند اشعار مدحیہ در شان امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام تصنیف کئے ہیں لہٰذا بعد اصلاح اپنے اخبار صداقت آثار کے کسی کونہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں۔

اشعار مدحیہ

دل میں ہے میرے بھری دید کی حسرت تیری
کس طرح دیکھوں میں وہ چاند سی صورت تیری

پھر وہ مارے حیا منہ کو چھپانے اپنے
آکے جو اک دیکھے جو نہی نور کی صورت تیری

جب تجھے اہل زمیں مانیں نہیں کیا غم ہے
آسمانوں پہ ملک کرتے ہیں عزت تیری

اس کا کر سکتے ہیں کیا اے تیرے مولا دشمن
جب حفاظت میں اسے رکھتی ہے نصرت تیری

ہوتے ہیں در پہ تیرے زندہ ہزاروں مردے
کیا عجب کیمیا ہے صحبت و قربت تیری

قادیان جائے امان تو نے بنایا یا رب
کس کو معلوم یہ تھی قدرت و حکمت تیری

چھوڑ دولت کو تیرے در پہ پڑے ہیں کتنے
کھینچ لائی ہے وطن سے انہیں رغبت تیری

یوں تو گھر بیٹھے بہت بکتے ہیں پیر و ملا
قادیان جاتے نہیں دل میں ہے دہشت تیری

دین کو تو ہی ثریا سے زمین پر لایا
کیسے نادان ہیں جو کرتے نہیں حرمت تیری

تجھ کو خالق نے عجب رتبۂ عالی بخشا
کتنے امرائے زمان کرتے ہیں خدمت تیری

پادری، مولوی اور نیچری سارے بھاگے
تاب لائے نہ کوئی دیکھ وہ جرأت تیری

تو محمدؐ کا پیارا ہے خدا کا مرسل ٭ اس لئے ہو رہی عالم میں ہے شہرت تیری

دوستوں پر جو کرم ہے تو تعجب کیا ہے ٭ دشمنان تیرے جو ہیں ان پہ ہے رحمت تیری

وہ حق آتا ہے چلا حق کی بشارت دینے ٭ بادشاہ کپڑوں سے ڈھونڈیں گے جو برکت تیری

ہے وہی بندہ رب اور نبی کا امت ٭ اپنے دل میں جو سدا رکھتا ہے الفت تیری

میں سمجھتا ہوں یقین مرتد و ملعون اس کو ٭ دل میں جو اپنے رکھے میرزا کلفت تیری

فکر ہے دین کا تجھ کو تو ہی غلام احمد ٭ نام ہے جیسا ترا ویسی ہے خدمت تیری

دین کے کام میں تو عمر گھٹائی اپنی ٭ اس بڑھاپے میں بھی اللہ ری ہمت تیری

خاک پا تیرا ہوں تو مجھکو بلالے در پر ٭ اب ستاتی ہے مجھے ہر گھڑی فرقت تیری

راقم۔ سید رسول بخش احمدی۔ المتخلص خاکپا۔ مدرس مدرسہ کیرنگ کلعہ خورد۔

ایک مکی عرب کا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا

اور اس کی شہادت

اما بعد ۔ عرض کرتا ہے ۔ امیدوار رحمت نواب احمد رشید نواب مجھ کو ایک زمانہ ہوا کہ ہندوستان میں وارد ہوں ۔ ہر قسم کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق رہا ۔ ازاں جملہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے متعلق بہت کچھ مختلف باتیں سنتا رہا ۔ موافق بھی مخالف بھی ۔ مگر بکثرت ان کے مخالف ہی رائیں سنتا رہا ۔ چونکہ ان کی کوئی تصنیف و تالیف کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا ۔ اور زیادہ تر مخالفوں سے ہی ملنا جلنا رہتا تھا ۔ اس لئے میں بھی انکار و مخالفت پر تلا ہوا تھا ۔ مگر صرف زبانی جمع خرچ تھا ۔ یعنی کبھی قلم نہیں اٹھایا ۔ اور الحمد للہ زبان سے بھی کبھی کوئی سخت کلمہ شاید نہ نکلا ہوگا ۔ مگر پھر مخالفت مخالفت ہی ۔ مجھ کو بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوا جبکہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک خواب دیکھا تھا جس میں میں نے امام مہدی علیہ السلام سے بیعت کی تھی ۔ اور اس خواب کا ظہور کا ہمیشہ منتظر رہتا تھا ۔ اس کے بعد میں نے متعدد مقامات و مختلف اوقات میں کچھ آوازیں سنیں ۔ کچھ خواب دیکھے ۔ مگر حضرت اقدس کی خبر بھی جب تک میرے کان میں نہیں پہنچی تھی رفتہ رفتہ جب ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا ۔ تو میں نے سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں ہیں جنہوں نے دعوے مسیحیت و مہدویت کیا ہے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی کہ اندازہ سے باہر اور خاصکر مخالفین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوا ۔ مگر اذا اراد اللّٰہ امرا ھیا اسبابہ کے موافق حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی ۔ جب میں پنجاب میں پہنچا ۔ تو قریب تین ماہ کے امرتسر رہنے کا اتفاق ہوا ۔ وہاں بھی حضرت اقدس کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا ۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سنتا تھا ۔ الغرض ایسی حالت میں یکایک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے حیات و وفات مسیح کے متعلق کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی ۔ بحث ناتمام رہی ۔ دوسرے روز پر ملتوی ہوئی ۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہوگئی ۔ شب کو میں نے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھیرا تھا ۔ بلا تأمل یہ کہدیا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جاکر جناب مرزا صاحب سے ہی ہوگا ۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا ۔ کہ جس قدر جلدی ہوسکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا ۔ راہ میں بلکہ پہنچکر بھی بہت سی باتیں میرے دل میں کھٹن مگر پہنچتے ہی وہ باتیں خود بخود دل سے نکلنی شروع ہوگئیں ۔ یہاں تک کہ بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں ۔ قادیان دار الامان میں پہنچ ۔ دوسرے روز حضرت اقدس (روحی فداہ) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا ۔ جو کیفیت مجھ کو حاصل ہوئی ۔ اس کو مخالفین کے لئے میں ان لفظوں میں ادا کرتا ہوں (زبان حال) یا کسی کا شعر ہے ۔

لشف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

بدر کی پیشانی پر جو شعر لکھا ہوا ہے ۔

چہ گویم باتو از لطف و فضل قادیان ہی ۔

دو امینی شفا بینی بعرش دار الامان بینی

بالکل سچ ہے ۔ میری زبان پر یہ شعر مرتب جاری رہتا ہے ۔ دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے بیعت کر لی ۔ اس وقت میری زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے جاری کئے (ھذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقا) ۔ اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا ۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں ۔ ہماری راستے تجھ کو کبھی بیعت کرنے کی نہ تھی ۔ ہم چاہتے تھے کہ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کرلیتا ۔ تو بہتر تھا ۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا ۔ کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی ۔ اس کے بعد آپ نے تمام کتب خانہ کو حکم فرمایا کہ جو تصنیف میں مانگوں مجھ کو دی جاوے ۔ چنانچہ اکثر تصنیف میں نے لیں ۔ ازاں جملہ حمامۃ البشریٰ ہے جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہدینا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے ۔ اور واقعی یہ تقریر اور یہ تحریر خارق عادت سوائے معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ مخالفین کو نظر نہیں آتا ۔ بجز اس کے کیا کہا جا سکتا ہے ۔ (ومن لم یجعل اللّٰہ لہ نورا فما لہ من نور) یہاں پہنچ کر مجھ پر جو کیفیتیں وارد ہوئیں ۔ ان کا بیان میں نہیں کر سکتا ۔ وفات مسیح جس کا میں سخت مخالف تھا ۔ اس کے متعلق مجھ کو عجیب عجیب مضامین سوجھنے لگے اور مجھ کو خود یہ امر محسوس ہوتا ہے کہ ایک چشمہ فیض ہے ۔ جو میرے دل پر گر رہا ہے ۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے پیش کش ناظرین ہے میں دوپہر کو ایک روز حسب عادت سو کر جو اٹھا تو یہ مضمون میرے دل میں جوش مار رہا تھا ۔ اور یہ ساری عمر میں پہلا اتفاق تھا ۔ یکایک میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی کیا ضرورت ہے ۔ تو میرے خیال میں مندرجہ ذیل ضرورتیں معلوم ہوتی ہیں ۔

ایک تو یہ کہ آپ اپنے پیروؤں کو کافروں پر غلبہ بخشیں ۔

دوم یہ کہ اپنی شریعت کو دوبارہ قائم کریں ۔

سوم ۔ یہ کہ تثلیث کا ابطال کریں ۔ اب اس کی تفصیل سنیئے ۔ پہلی شق تو اس وجہ سے باطل ہے کہ تفصیل حاصل ہے ۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی وعدہ فرمایا ہے ۔ دوم ۔ آپ کے پیرو آپ کے مخالفوں پر غالب پہلے ہی ہیں ۔ تو وہ دوبارہ تشریف لاویں ۔ یا نہ لاویں ۔ دوسری صورت کا ابطال بین ہے ۔ کہ اب کوئی دوسری شریعت قائم کرنے والا نہیں آوے گا ۔ رہا یہ کہ وہ شریعت محمدیہ ہی کو آکر مستحکم کریں گے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ ایک مجدد سے بخوبی نکال سکتا ہے چنانچہ نکالتا چلا آیا ہے ۔ تیرہ سو برس سے اس کام کے لئے ایک جلیل القدر پیغمبر کو دو ہزار سال تک آسمان پر بٹھا کے عذاب اس کو نازل کرے اور میں بلا کسی استخفاف کے یہ کہتا ہوں کہ بھلا جب ان سے اپنی تو بگڑی نہ بنی اور سدا ناکامیوں سے ہی کام پڑا ۔ تو بھلا دوسرے کی کیا سنبھالیں گے اور اپنے اتباع کو کیا عزت اور غلبہ بخشینگے ۔ (حاشا کہ مخواست از بہارش پیداست) اگر وہ اس قابل ہوتے ۔ تو اسی وقت کچھ کر دکھاتے ۔ مگر یہ تو اللہ میاں ہی کو منظور نہ تھا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنی اتباع کا غلبہ دیکھیں اور خوش ہوں اور اپنے دشمنوں کی ذلت دیکھیں ۔ تو بھلا اب دو ہزار سال کے بعد کیا کریں گے کیونکہ نہ تو وہ دشمن جن کے ہاتھوں سے ان کو تکلیفیں پہنچیں ۔ موجود ہیں کہ ان سے اگر بدلا لیں گے نہ کوئی دوسری وجہ ہماری سمجھ میں آتی ہے ۔ رہی تیسری صورت ۔ تو اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں جب عالم یا مجدد کو خدا کھڑا کر دیوے وہ اس کی بیخ کنی باحسن الوجوہ کر سکتا ہے ۔ چنانچہ مشاہدہ ہے تو یہ بھی کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے جو ان کے دو ہزار سال بعد آسمان سے تشریف آوری کی مقتضی ہو ۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ان کا ابطال تثلیث کرنا ایک خاص اثر رکھے گا اس وجہ سے کہ ان کو ہی خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے ۔ تو جب وہ خود ان کے اس عقیدہ کا بطلان ظاہر کریں گے ۔ تو بہت کچھ اثر مترتب ہوگا ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس بات پر دلیل کیا ہوگی ۔ کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم سلام اللہ علیہ ہیں جن کو ہم خدا کا بیٹا سمجھتے تھے ۔ کیونکہ ان کے نزول آسمانی کو اگر مان لیا جاوے تو اس وقت تمام دنیا تو موجود ہوگی نہیں اگر ہوگی بھی تو بالفرض متعدد اشخاص ہی ہووینگے ۔ تو ان کی تصدیق کون کرے گا ۔ نہ ماننے والے جب نہ مانیں گے پھر ایک فضول سے بات ٹھہری ۔ اور ان کا دوبارہ آنا لغو سا ہوگیا ۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا یہ امر ممکن نہیں ۔ تو ہم کا

جواب ہم یہ دیں گے۔ کہ امکان مسلم۔ وقوع کہاں ہے۔ ہم خواہ مخواہ تسلیم کر لیں اور جب امکان ہی پر آگئے تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کو خدا یہ شرف بخشے۔ اور مسیح ابن مریم بنا دے جب یہ بھی ممکن ہے اور دونوں ہی۔ تو جو عقل سے زیادہ اقرب ہوگا۔ ہم تو اس کو ہی پسند کریں گے۔ اب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سب سے اول یہ دریافت کرتے ہیں۔

حضرات مکفرین سے کہ حضرت اقدس نے ارکان دین میں سے کسی رکن کا نعوذ باللہ انکار کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ حاشا و عن ذالک۔ اچھا اصول دین میں سے کسی اصل کے ساتھ مخالفت کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ پانچوں ارکان اسلام کو وہ مانتے ہیں۔ نیز یہ ارکان ایمان کے مستقل ہیں۔ اگر ان کی اور حضرات مکفرین کی مخالفت ہے۔ تو صرف ایک مسئلہ حیات و وفات مسیح میں ہے۔ تو کیا کوئی شخص ہم کو یہ بتا سکتا ہے۔ کہ حیات مسیح علیہ السلام کا اقرار کرنا ارکان اسلام میں سے ہے یا اصول دین میں سے ہے ہرگز نہیں۔ پھر اس کے انکار سے انسان کافر کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی اور وجہ اس کے علاوہ ہو تو کوئی صاحب ہم کو سمجھا دیں۔ کیونکہ اصول و فروع میں حضرت مرزا صاحب کا وہی طرز عمل ہے۔ جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا و صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تھا۔ وہ مدعی نبوت تشریعی نہیں سرور کائنات کے ختم نبوت سے انکاری نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اتباع کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور انہی کے غلامی کا دم بھرتے ہیں پھر یہ کفر کہاں سے آگیا کوئی صاحب یہ معمّا حل کر دیوے تو بڑی ہی مہربانی ہو۔ افسوس دنیا میں انصاف نہیں ہے۔ مگر میں اوروں کو تو بعد کہوں گا۔ پہلے میں خود ایسا تھا۔ مگر بعد الحمد مجھ میں اللہ تعالیٰ نے تحقیق کا مادہ ایسا رکھا ہے کہ جب تک خوب چھان بین نہیں کر لیتا۔ کبھی کوئی حکم قائم نہیں کرتا۔ اگرچہ میں مخالف ضرور تھا مگر ایسا نہ تھا کہ خواہ مخواہ کوئی حکم لگاتا۔ چنانچہ اس کا انجام یہ ہوا کہ آج سے چوبیس پچیس روز پہلے میں مخالفین کے گروہ میں تھا اور آج اپنے آپ کو ایک جان نثار غلام و خادم سمجھتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر اور ناز ہے یہ کس چیز کی برکت ہے تحقیق کی فقط میں آج بیس روز سے حضرت اقدسؑ کی تصانیف لطیفہ کا مطالعہ کر رہا ہوں اور بڑی کوشش اور جانفشانی سے دیکھتا ہوں اور شب و روز اسی میں مستغرق رہتا ہوں کہ کوئی بات تو ایسی نظر پڑے جس سے شبہ ہی کسی قسم کا وارد ہو سکے۔ مگر مجھے اس وقت تک ایسی کوئی بات نظر نہ آئی۔ آخر کو میں نے یہ سمجھ لیا کہ یا تو مخالفین کو خدا نے عقل سے بے بہرہ کیا ہے اور یا مجھے وہ باتیں نظر نہیں آئیں جن کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہو مگر یہ تکفیر حقیقتاً تکفیر سیئات کی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے (ویکفر عنکم سیاٰتکم) کا تو تمہارا دکھاوا بھی نکال رہا ہے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ (چشم بد اندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر) اے لوگو۔ خدا سے ڈرو قیامت آنے والی ہے خدا کو کیا جواب دو گے کیونکہ دیکھو کہ اگر بالفرض حضرت اقدس نے جو دعوے کیا ہے وہ غلط ہی ہو تو ہم کو یہ بتاؤ۔ کہ ان سے بیعت کر کے قیامت میں ہم پر کیا وبال پڑے گا۔ کیوں کہ وہ شرک کی تعلیم نہیں کرتے۔ خوانخواستہ راہ ضلال نہیں بتاتے پھر ہمارا کیا نقصان ہوا ان کو ماننے سے اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچے نکلے تو بتاؤ قیامت میں دست حسرت کون ملیگا۔ بہر حال در صورت صدق دعوے ہمارے پانچوں بلکہ دسوں گھی شکر میں۔ در صورت کذب ہمارا گرہ سے کیا خرچ ہوا؟ کچھ بھی نہیں رہا۔ تم دونوں حال میں ٹھڑیں لوٹوں۔ اب بتاؤ کون اچھا ہم یا تم۔ انصاف سے کام لینا چاہیے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ جو کچھ فرماتا ہے۔ اپنے کلام پاک میں وہ فرمان مثال و نظیر سے ہوتا ہے۔ دیکھو مومن آل فرعون کا قصہ خدا نے بیان فرمایا ہے دیکھو ہمارے لئے دیکھو کیا فرماتا ہے۔

(و قال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ و قد جاءکم بالبینات من ربکم فان یک کاذبا فعلیہ کذبہ و ان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم)

یہ تعلیم خداوندی ہے کیوں نہ ہم بھی ایسا کہیں اور کریں۔ اگر اس میں کوئی نقص ہو تو ہم کو بتاؤ ورنہ تم ہمارا کہا مان جاؤ۔ اب ہم ایک معیار اور بتاتے ہیں۔ دیکھو ان کی تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ملا کر دیکھو اگر ایک ہے۔ تو پھر ماننے میں کیا عذر ہے اور اگر اس کے خلاف ہے۔ تو بے شک چھوڑ دو بلکہ ہم کو بھی وہ مخالفت بتا دو۔ تو ہم بھی اس سے رجوع کریں۔

مجھے ایک زمانہ تک حیات و وفات مسیح کے متعلق بڑا اشتباہ رہا۔ مگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں اور واقعی قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے۔ جس سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو سکے۔ جس قدر آیتیں ہیں ان سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہود کا جو دعوےٰ ہے کہ ان کو صلیب دی گئی تھی۔ غلط ہے بلکہ اپنی طبعی موت سے مرے مثلاً آیۃ کریمہ (انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ) اس میں ایک تو توفی ہے۔ ایک رفع الی اللہ ہے۔ ایک تطہیر ہے ایک متبعین کو مخالفین پر غالب کرنا ہے۔ ہر ایک ان میں سے واقع ہو گیا اور جس ترتیب سے یکے بعد دیگرے لفظاً واقع ہیں۔ اسی طرح سے یکے بعد دیگرے ظہور میں آئے۔ پہلے توفی ہوئے۔ پھر رفع ہوا پھر تطہیر ہوئی اور پھر آپ کے متبعین کو بھی غلبہ ہو گیا۔ اب بتائیے۔ کہ وہ تشریف لاویں گے کیوں اور کیا ضرورت باقی رہی ہے۔ دوسری آیت

(فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم)

یہ صاف ظاہر ہے کہ قیامت سے تعلق رکھتی ہے اور یہاں وفات کے معنے موت ہی کے ہیں پھر دوسری آیت میں توفی بمعنی رفع مع الجسم العنصری کیسے ہو جاوے گا۔

تیسری آیت (وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ) اس میں صاف ظاہر ہے کہ موت کی نفی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اس بات کی نفی کی گئی ہے۔ کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ رہی آیت (و ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ و یوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا) اس آیت میں ضمیر حضرت مسیح کی طرف عائد ہونے میں کلام ہے کسی نے قرآن کی طرف راجع کیا ہے۔ کسی نے آنحضرت کی طرف کسی نے حضرت مسیح کی طرف۔ اکثر مفسرین نے اسی ضمیر کے مرجع میں اختلاف کیا ہے پھر ہم کیوں کر خواہ مخواہ حضرت مسیح کو ہی مرجع ضمیر ٹھہرا لیویں۔ اور کم از کم جب مفسرین کا اختلاف ہو گیا۔ تو کسی صورت سے یقینی نہیں رہا کیوں کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اور پھر مہربانی فرما کر کوئی شخص ہم کو اس آیت کے معنے ہی ذرا سمجھا دیویں۔ کہ وان من اھل الکتاب سے کیا مراد ہے آیا کہ دنیا میں جب سے اہل کتاب کا وجود آیا ہے۔ قیامت تک جس قدر ہوئے اور ہوویں گے۔ ان کی موت سے قبل تو یہ تو یقیناً باطل ہے۔ کیوں کہ کروڑوں اہل کتاب مر گئے۔ بے ایمان لائے ہوئے اور مرتے چلے جاتے ہیں اب یہ کہو کہ ان کے نزول من السماء کے وقت جس قدر اہل کتاب روئے زمین پر موجود ہوویں گے۔ سب آپ پر ایمان لاویں گے تو یہ بھی محال ہے۔ کیوں کہ تمام روئے زمین کے اہل کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ایمان لائے نہیں۔ حضرت مسیح پر کیسے ایمان لے آویں گے۔ نیز خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ اور یہ فرمانا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ صاف بتلا رہا ہے۔ کہ کافروں کے فرقے قیامت تک رہیں گے۔ اگر آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنے کئے جاویں کہ سب حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے۔ تو اس سے قرآن شریف کے بیان میں اختلاف لازم آتا ہے۔ گویا وہ کسی جگہ کچھ کہتا ہے اور دوسری جگہ اس کے مخالف بیان فرماتا ہے بھلا غور تو کرو کہ جب ان کو صاحب شریعت بنا کر بھیجا گیا تھا۔ تو اس وقت تو ایک آدمی بھی ایمان نہیں لایا اور اب تمام روئے زمین کے یہود ایمان لے آویں گے اور جبکہ ہم یہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہود نے ٹھوکر کھائی۔

اور ان کی کتاب میں جبکہ یہ لکھا ہے کہ مسیح اس وقت آویگا جب ایلیا آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ ایلیا نہیں آیا لہذا وہ مسیح کو بھی نہیں مانتے کیونکہ وہاں تو ایلیا کا مثیل آیا۔ اور کتاب میں نفس ایلیا لکھا تھا تو ہم کہتے ہیں جب ہمارے پاس ایک یہ نظیر بھی موجود ہو تو کیا وجہ کہ ہم ان کی طرح مسیح کے آسمان سے نازل ہونے کے منتظر رہیں اور جب وقت ہاتھ سے جاتا رہے۔ کف افسوس ملنے کے سوا اور کچھ بھی۔ آہ سے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے اور بنظر خیرخواہی ہم لوگوں کے لئے یہ لکھتے ہیں۔ (فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر) مجھے تو امید ہے کہ جو شخص میری اس تحریر کو بنظر انصاف دیکھیگا وہ ضرور انشاء اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ اوٹھائے گا ویسے رہی ہٹ دھرمی اور ضد۔ تو اس کا علاج کوئی نہیں اس کا علاج خدا کے ہے اور پھر جب وہ شخص یہ کہتا ہو کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ کھلے نشان اپنے ساتھ رکھتا ہوں چنانچہ کسوف و خسوف جس کو تمام دنیا نے دیکھا اور جس کا منتظر ایک جہان تھا وہ بھی وقوع میں آگیا۔ پھر اس کے ماننے میں کیا تامل ہوسکتا ہے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کو نشانوں کی حاجت کیا ہے حضرت صدیق اکبر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا نشان طلب کیا تھا اور واقعی صدیقیت اسی سے تو عبارت ہے کہ بلا کسی نشان و معجزہ کے دیکھے ایمان لے آئے ورنہ ان میں اور دوسروں میں جو نشان یا معجزہ دیکھکر ایمان لائے فرق ہی کیا رہتا۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ ہم نے خدا کے اس مامور کو بدون کسی نشان طلب کرنے اور دیکھنے کے مانا اور قبول کیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم کو خدا بھی قبول کریگا اور ضرور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور واقعی نشان طلب کرنا تو میرے خیال میں ضعف یقین کی دلیل ہے کیونکہ حق تو اپنے ساتھ ایک ایسی روشنی رکھتا ہے۔ جس کا اثر فوراً قلب پر پڑتا ہے۔ بشرطیکہ ذرا سی بھی صلاحیت و قابلیت ہو ورنہ وہ (فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً) والا مضمون ہوجاتا ہے نہ کوئی نشان فائدہ دیتا ہے نہ کوئی معجزہ۔ جیسا کہ ابوجہل وغیرہ میں مشاہدہ ہے۔ وقس علی ھذا اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ۔ اور ہم کو تو زیادہ اس بات کا خیال ہے کہ نکل گیا سانپ اب لکیر پیٹا کر والا مضمون نہ ہوجائے (یاحسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ) نہ کہنا پڑے۔ ہائے افسوس وہ پیر جو اپنے مریدوں کو سوائے شرک کے اور کچھ تعلیم نہیں۔ دنیا کے کئی قبرپرست بکڑ گدا یا غوث یا قطب یا اللہ کے بدلے پکارنے والے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے والے تو لوگوں سے بیعت لیویں اور لوگوں کو بھی ان سے بیعت کرنے میں کوئی تامل نہ ہو۔ اور ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو مامور من اللہ بھی کہتا ہے اور تعلیم بھی وہ ہی دیتا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اس سے انکار ہو اور اس پر کفر کے فتوے دئے جاویں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اب میں اس رسالہ کو اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ شاید اس سے کسی کو تائید پہنچ جاوے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ قریب ہے کہ تم میرا کہا یاد کرو گے اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں وہ سب کے حال سے خوب آگاہ ہے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین حررہ الراجی عفو ربہ التواب احمد رشید نواب الاحمدی کان اللہ لہ وذالک فی ۴ من شہر ربیع الاول ۱۳۲۴ من ہجرۃ من لہ العز والشرف۔ بقریہ قادیان من اقطار پنجاب۔ ضلع گورداسپور۔ فقط

نجیب آباد میں طوفان بدتمیزی

جن لوگوں کو اخی المکرم اکبر شاہ خان صاحب احمدی ہیڈ مولوی انگلش اسکول نجیب آباد اور حکیم احمد اللہ خاں صاحب نجیب آبادی کے مباحثات اور مناظرانہ مضامین سے واقفیت حاصل ہے وہ کسی قدر ضرور اندازہ فرما سکتے ہیں کہ نجیب آباد والوں کے دل حقانیت کے قبول کرنے کے لئے کس قدر ناقابل ہیں آج کل جناب اخی المعظم حضرت منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر بدایونی وارد حال نجیب آباد کے مقیم ہونے سے شہر کے عام آدمیوں کے دلوں میں رنج کی ایسی بھڑاس اٹھی کہ یک لخت کائیں کائیں کرکے چاروں طرف سے آمادہ یورش ہوگئے۔ ہم احمدی لوگوں نے نہایت تہذیب و سنجیدگی کے ساتھ مختلف طریقوں سے اس امر کا اعلان کیا کہ تم اپنے مولویوں کو اس بات پر رضامند کرلو۔ کہ وہ مناسب طریقہ سے انعام تقسیم کریں۔ اگر ہمارا غلطی پر ہونا ثابت ہوگیا تو پھر تمہاری یہ شورش بھی ایک حد تک جائز ہوسکے گی۔ مگر بلا تحقیق یہ وحشیانہ پن کی باتیں قابل اعتراض اور انصاف سے بعید ہیں چنانچہ اخبار بدر میں بھائی اکبر نجیب آبادی نے اپنا چیلنج بھی شائع کرادیا جو ناظرین بدر کی نظر سے ضرور گذرا ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کچھ ایسے قفل دلوں پر لگادئے ہیں کہ نجیب آباد والے راہ حق پر کسی طرح آنا ہی نہیں چاہتے۔ بتاریخ ۲۷۔ اپریل بروز جمعہ نجیب آباد کی جامع مسجد میں ایک نظم جس کو کسی طرح نظم نہیں کہہ سکتے (ردیف و قوافی اور وزن کسی چیز کا جس میں پتہ نہیں چلتا) پڑھی گئی جس میں حضرت اخی المعظم منشی نعمت اللہ خاں صاحب مضطر بدایونی احمدی کو برا کہنے کی خاص طور سے کوشش کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ رزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ ان احمدی لوگوں سے سلام علیک ترک کردو۔ اور ان کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ بھی موقوف کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ دراصل یہ میلی لوتھرائن آسمانی شہیرپل کا اپنی گیدڑ بھبکیوں سے کچھ نہ کرسکینگی اور شہر کے منصف مزاج ذیعقل لوگوں کے سوا ان پست فطرت جہال کو ابھی سے شرمندہ ہونے کا موقع مل رہا ہے اور یقیناً ذلیل ہوں گے بھائی مضطر صاحب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر اور ذی لیاقت شخص ہیں اور آپ وہ مضطر بدایونی ہیں جو اپنی کمال شاعری اور جادو نگاری کے سبب ملک میں اعلیٰ درجہ کی شہرت رکھتے ہیں اور انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بڑے بڑے معرکے سر کئے ہیں۔ بھائی اکبر نے باوجودیکہ وہ آجکل اپنی ہمشیرہ کی سخت علالت اور چند دیگر پریشانیوں میں مصروف ہیں بھائی مضطر کے متعلق جامع مسجد میں نظم پڑھے جانے کا حال سنکر ان کو ایک خط لکھا اور اس میں ایک قطعہ بھی فی البدیہہ قلم برداشتہ لکھا۔ صرف وہ قطعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ احمدی بھائی ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا ہم کو استقامت عطا کرے۔

قطعہ

مرے پیارے مرے مضطر مرے مونس مرے ہمدم
سنا ہے کچھ اثر جہال کے دل پر نہیں ہوتا

وہ آمادہ ہیں سب ملکر تیری ایذا رسانی پر
ہوا ہے جب سے برپا کم یہ شور و شر نہیں ہوتا

مری خواہش ہے خاموشی سے تو خاموش کر ان کو
کہ کیڑوں کے مقابل کوئی شمشیر زن نہیں ہوتا

عدو کی بدزبانی سے نہیں گھٹتا کبھی رتبہ
کہ قیمت میں کبھی بغدے سے کم خنجر نہیں ہوتا

شغال و سگ کی جانب ملتفت ہوتا نہیں ضیغم
خیال عاقل کو کچھ پاگل کی باتوں پہ نہیں ہوتا

عدو کے مبلغ علم و لیاقت سے ہیں سب واقف
اثر جہال کی باتوں میں رتی بھر نہیں ہوتا

گدھا جس پر کتابیں ہوں لدی عالم نہیں ہرگز
کہ چوپایہ کبھی انسان کا ہمسر نہیں ہوتا

خدا کی معرفت کچھ مولویت کو نہیں لازم
کوئی دنیا کی سیاحی سے اسکندر نہیں ہوتا

تجھے غیروں سے کیا نسبت وہ ہمرتبہ نہیں تیرے
کہ قیمت میں برابر لعل کے پتھر نہیں ہوتا

اگر بزدل نہیں ہیں وہ تو بتلائیے کوئی باعث
مقابل کوئی کیوں ان میں سے اے مضطر نہیں ہوتا

مرا چیلنج شائع ہوچکا ہے بدر میں چھپکر
مگر کوئی مقابل شہر کے اندر نہیں ہوتا

کسی سے سن بھی لیتا ہوں کہ تو رنجیدہ خاطر ہے
تو کچھ آرام حاصل مجھ کو اے مضطر نہیں ہوتا

یہ وقت امتحان ہے اے بیارے مستقل رہنا ۔ کہ کم ہمت کبھی دنیا میں شمشیر زن نہیں ہوتا

نتیجہ نیک ہی جہال کی یورش کا نکلیگا ۔ فسان پر جب نہیں کستا رواں خنجر نہیں ہوتا

نجیب آباد والوں کے کمینہ پن کا شکوہ جب ۔ تجھے ہوتا کہ جب جو دیاں اکبر نہیں ہوتا

الراقم۔ عبد العلیم خاں احمدی۔ نجیب آبادی

احمدی احباب کے حالات

لاهور - برادر ظفر حسین صاحب امتحان ہاسپٹل اسسٹنٹ میں کامیاب ہوکر میانمیر میں ملازم ہوئے۔

دهلی - عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ - احمد مسیح اندھے عیسائی نے حضرت مسیح موعود کو جو مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے اس کا جواب میر قاسم علی صاحب نے خوب دیا ہے۔ اُمید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کو پسند کریں گے۔ میر صاحب لکھتے ہیں کہ مسیح کے ساتھ مباہلہ کے واسطے اصل تو خود مسیح ہی چاہیئے پر ۲۰۰۰ برس کا مردہ زندہ ہو۔ اور یسوع کا آسمان پر جانا ایک وہمی اور خیالی افسانہ ہے۔ اس واسطے بطور تنزل اس کے نائب یعنی پوپ کو مباہلہ کے واسطے بلالو۔ اور اگر پوپ کی ہمت نہیں پڑتی۔ تو کسی ہندوستان کے بشپ کو ہی یہ پیالا پلاؤ۔ ہم شوق کے ساتھ انتظار میں ہیں کہ پادری صاحبان اب کیا کرتے ہیں۔

زمین کو کیا ہوگیا؟

سان فرانسسکو میں زلزلہ اور آتش زدگی کی تباہی کی خبریں تازہ ڈاک ولائت میں آئی ہیں ولائت کا انگریزی نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ ایک ہی رات میں یہ شہر نینوا اور صور کے کھنڈرات کے ساتھ مل گیا ہے پنجاب کی تباہی ایسی سخت نہ تھی۔ جیسی کہ یہاں ہوئی۔ ایک عظیم الشان دولت مند شہر آناً فاناً خاک سیاہ ہو گیا ہے۔ پانچ ہزار آدمی مرچکے ہیں۔ دو لاکھ اشخاص بے خانماں پھر رہے ہیں۔ ۰۰ کروڑ روپیہ کے قریب کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ بہت سے شہر اور گاؤں تباہ ہوچکے ہیں۔ لیکن تار ڈاک کا انتظام درست نہ ہونے کے سبب کچھ تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ پہلے تو عالم لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ زمین کا اندرونہ ابتدا میں جوش میں تھا اور زلازل اور آتش فشانیاں واقع ہوتی تھی۔ اور رفتہ رفتہ زمین کا چھلکا پختہ ہوگیا ہے۔ مگر اب تو یہ سب باتیں غلط معلوم ہوتی ہیں۔ علم زلزلہ کے عالم زلزلہ واقع ہونے کے بعد کہہ سکتے ہیں کہ یہ کیوں آیا مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ قدیم الایام کے پہاڑ اسی طرح ساکن کھڑے رہیں گے یہ مصیبت کا دن ہم پر اس طرح آیا ہے جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے۔

لاهور سے بشپ صاحب کی زیر نگرانی جو رسالہ مذہبی نکلتا ہے اس میں ایک شکایت ہے اس بات کا رونا رویا ہے کہ پارلیمنٹ میں ۳۰ ممبر ایسے ... ہیں ... ابھی کلیسائے انگلستان کے حامی نہیں ہیں۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کیوں امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں پیپ ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بداعمالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کی شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بھولے سرکردیتی ہیں پس کمزور کیلئے آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب عا ملنے کا پتہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام ملیب گڑھ ضلع ...

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہائت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۴ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ: مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام لاہور۔

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی منیریاں مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہوگئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہوجاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہوجاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہوجاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہوکر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے۔ بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اسکو گرم کر دیتی ہے۔ پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولائت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلاء تیار کرکے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے۔ تاکہ پٹھے موٹے ہوجاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہوجاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے۔ تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے۔ اور مرض دور ہوئے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنے معہ محصولڈاک درخواست آنے پر فہرست مفت

ولائت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوریوں کو دور کرتے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہائت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہائت مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین ڈامیانہ۔ کوکا نکس۔ واسیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں انکے استعمال سے جریان۔ احتلام سرعت۔ ذلت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہوکر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ۔ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو قیمت فی شیشی ۴۲ گولی معہ محصولڈاک عہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ ہے۔ مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش۔ مقام ونگہ ضلع گجرات

چھپہ پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کیلئے چھاپا گیا۔